آخری اڑان

رائٹر۔۔۔ اے آر سیفی

https://classicurdumaterial.com/

مکمل ناول

مے ڈے ، مے ڈے،مے ڈے ------یہ فلائٹ نمبر 0906ہے ۔ میں کیپٹن حماد بول رہا ہوں ،ہمارا جہاز نیچے گررہا ہے ہمیں فوری مدد کی ضرورت ہے ۔

ہیلو !دز،از کنٹرول روم انچارج خاور -----کیپٹن حماد ہمیں بتایئے آپ کے جہاز کے ساتھ کیا مسئلہ پیش آیا ہے ۔

ہمارے جہاز کے ایک ونگ میں مسئلہ آیا ہے اور ایک ا نجن نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے ۔حالات تیزی سے بگڑتے جارہے ہیں ۔کیپٹن حماد نے جہاز میں لگے ریڈیو کے ذریعے کنٹرول روم کو جواب دیتے ہوئے کہا ۔

فلائٹ 0906 آپ اس وقت کتنی بلندی پر پرواز کررہے ہیں ۔؟

ہم اس وقت 10 ہزار فٹ کی بلندی پر محو پرواز ہیں ---کیپٹن حماد نے جواب دیا ۔

اوکے فلائٹ 0906 آپ ہماری طرف اگلی ہدایات کا انتظار کیجئے ۔کنٹرول روم کی طرف سے جواب سنائی دیا ۔

اوکے کنٹرول روم ہم جہاز کو سنبھالنے کی پوری کوشش کررہے ہیں لیکن ہمیں ہر صورت فوری طور پر مدد کی ضرورت ہے ۔میں دہراتا ہوں ،ہمیں فوری مدد کی ضرورت ہے ۔کیپٹن حماد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا کنٹرول روم سے رابطہ ختم ہوگیا ۔

کیا کہا انہوں نے ---؟ کاک پٹ میں دوسری سیٹ پر بیٹھے ہوئے کو پائلٹ نے کیپٹن حماد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

کہہ رہے ہیں ہماری طرف سے اگلی ہدایات کا انتظار کریں ۔لیکن مجھے ان کی طرف کچھ خاص امید نہیں ہے ۔جو بھی کرنا ہوگا ہمیں ہی کرنا ہوگا۔

کیپٹن حماد نے شیشے کے پار خلا کو دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں جواب دیا ۔

https://classicurdumaterial.com/

یہ کیا ہم ریڈار سے گم ہوچکے ہیں ۔اچانک کو پائلٹ نے سامنے لگی مختلف قسم کی چھوٹی سکرین میں سے ایک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

حماد نے اس کی بات سنتے ہوئے خاموشی سے اس سکرین کی طرف دیکھا ،اور پھر چہرے سے بغیر کسی تاثر کا اظہار کئے دوبارہ سامنے کی طرف دیکھنے لگا ۔البتہ جہاز کے کنٹرول سٹیرنگ پر اس کی گرفت مزید مضبوط ہوگئی تھی اور پیشانی پر پسینے کے ننھے قطروں کے ساتھ ہلکی سی شکنیں بھی ابھر آئی تھی ۔

****

بیٹا بات سنو !کیپٹن حماد اپنی فلائٹ اڑانے کیلئے گھر سے نکلنے ہی والا تھا کہ اس امی نے آواز دے کر اسے بلا لیا ۔

جی امی جان !فرمائیں ---حماد نے ہمیشہ کی طرح چہرے پر مسکراہٹ سجائے جواب دیا ۔

بیٹا تم نے تو جہازوں سے ہی عشق کرلیا ہے ۔جب دیکھو فلائٹس اور پروازیں ----بس اب میں نے سوچ لیا ہے کہ تمہارے لئے چاند سی دلہن لاکر تمہارا گھر بساؤں گی ---حماد کی امی نے جواب دیا ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ارے امی اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی تو میں بہت چھوٹا ہوں ۔۔۔ حماد نے لاڈ سے امی کے گرد اپنی بانہیں پھیلا کر ہنستے ہوئے کہا ۔

ہاں ! ابھی تو تم فیڈر پیتے ہو ۔ شیطان کہیں کہ شادی کی یہی عمر ہوتی ہے اور اس عمر شادی ہوجانی چاہیے ۔

لیکن امی ۔۔۔۔

بس اب میں کچھ نہیں سنوں گی ۔ میں نے ایک جگہ تمہارے رشتے کی بات کرلی ہے ۔ لڑکی ماشاءاللہ لاکھوں میں ایک ہے ۔ پڑھی لکھی اور حسین بھی ۔ وہ لوگ پرسوں تمہیں دیکھنے آرہے ہیں ۔ اپنی ائیرلائن سے چھٹی لے لینا ۔

ٹھیک ہے جناب عالی ، مقام عالی ، والدہ گرامی آج کا فلائٹ آپریشن مکمل کرکے چھٹی لے لوں گا ائیرلائن سے ، اور کچھ حکم ۔۔۔۔ حماد نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تابعداری سے کہا تو اس کی امی نے اس کے گال پر پیار سے ایک چپت لگائی ۔

اچھا اب مجھے اجازت دیجئے فلائٹ کیلئے دیر ہورہی ہے ۔ حماد نے کہا ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ٹھیک ہے میرے بچے ---ہمیشہ جیتے رہو --خدا حافظ ۔

خدا حافظ امی جان ---حماد نے الوداعی کلمات کہے اور فلائٹ آپریشن کیلئے روانہ ہوگیا ۔ یہ ایک دور دراز ملک کی طویل فلائٹ تھی جو کہ بیس گھنٹوں پر مشتمل تھی ۔لیکن حماد ایسی کئی فلائٹس کا تجربہ تھا ۔اور وہ اس سفر کیلئے بھی ذہنی اور جسمانی طور پر پوری طرح تیار تھا ۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

فلائٹ نمبر 0906 نے مسافروں کی بورڈنگ کا عمل مکمل ہوجانے کے بعد رن وے پر دوڑنا شروع کردیا تھا ۔اس فلائٹ میں عملے سمیت 140 افراد سوار تھے ۔اس فلائٹ کی منزل سوئٹزرلینڈ تھی ۔اور کئی ایسے نوبیاہتا جوڑے بھی فلائٹ پر سوار تھے ۔جو ملک کے امیر ترین خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اور شادی کے بعد ہنی مون منانے کی غرض سے جا رہے تھے ۔ان میں مشہور ایکٹریس بھی تھی جس نے ملک کے ایک معروف بزنس مین کے بیٹے سے شادی کی تھی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سفر کا آغاز معمول کے مطابق اور خوشگوار انداز میں ہوا تھا ۔جہاز نے ٹیک آف کر لیا تھا اور اب وہ خلا میں محو پرواز تھا ۔ نو بیاہتا جوڑے اپنی زندگی کے اس نئے سفر کو خوب انجوائے کررہے تھے اور اسے یادگار بنانے کیلیئے تصویریں بھی لے رہے تھے جنہیں آج کل سیلفیاں کہا جاتا ہے ۔

ائیر ہوسٹس بھی اپنی پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ میدان میں آگئیں تھی اور مسافروں کو مشروبات اور کافی سرو کرنا شروع کر دیئے تھے ۔

نوشین اور فہد بھی ایسے ہی نوبیاہتا جوڑوں میں سے ایک تھے ۔ان کی محبت کی شادی ہوئی تھی۔ ایکن ہفتہ قبل ہی ان کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی تھی اور اب وہ ہنی مون منانے کیلیئے یورپی ممالک کا رخ کررہے تھے۔ جن میں سے سب سے پہلی منزل سوئٹزرلینڈ تھی۔

فہد ---کیا یہ سب سچ ہے ۔ کہیں میں کوئی سپنا تو نہیں دیکھ رہی۔نوشین نے فہد لے کندھوں سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اس وقت جہاز کی بزنس کلاس میں سفر کررہے تھے ۔

یہ سپنا نہیں حقیقت ہے ۔ محترمہ اہلیہ جی ، یقین نہیں آتا تو چٹکی کاٹ کر دیکھو خود کو --فہد نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اور نوشین نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی۔ وہ اس وقت خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت سمجھ رہی تھی۔ جسے سب کچھ حاصل ہوگیا تھا۔

لیکن وہ اس بات سے قطعی بے خبر تھی کہ راوی ہمیشہ چین ہی چین نہیں لکھا کرتا زندگی میں --"

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

ہیلو سر !کیسے ہیں آپ ---کاک پٹ میں داخل ہوتے ہوئے ایئر ہوسٹس ناہید نے کیپٹن حماد سے خیریت دریافت کی ۔

میں ٹھیک ہوں ۔ تم بتاو کیسی ہو۔ اور جہاز کے اندر کیا صورتحال ہے آج -----کیپٹن حماد نے خوشگوار موڈ میں پوچھا۔

الحمد اللہ میں بلکل ٹھیک سر !اور فلائٹ کی صورتحال بھی بہت خوشگوار ہے۔ آج تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی عید کا سماں ہو ۔ کافی سارے خوش و خرم جوڑے ، مسکراتے چہرے بس کیا بتاوں سر------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ارے یہ تو اچھی بات ہے ۔ اس بار دوسری پائلٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کو پائلٹ نے کہا ۔

سر میں آپ لوگوں کیلئے کافی یا چائے لے آؤں ؟

جی ہاں ! میرے لئے ایک چائے لادو پلیز ۔کیپٹن حماد نے کاک پٹ میں مختلف قسم کی سکرین میں سے ایک سکرین پر بٹن دباتے ہوئے کہا۔

اور میرے لئے ایک کافی پلیز۔۔۔کو پائلٹ نے بھی خوشگوار لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے سر ابھی لائی ۔ائیر ہوسٹس ناہید نے کہا اور مسکراتی ہوئی کاک پٹ سے نکل گئی ۔

کچھ ہی دیر بعد کیپٹن حماد چائے کی چسکی لیتے ہوئے جہاز کی ونڈ سکرین کے باہر دیکھ رہا تھا۔ ایک مخصوص فاصلہ طے کرکے اس نے کنٹرول ٹاور سے رابطہ کیا اور اس سے ڈائریکشن طلب کی ۔ کنٹرول ٹاور نے اسے بتایا کہ اس اب شمال کی سمت اس سپیڈ اور اس اونچائی سے جانا ہے۔ جواب میں کیپٹن حماد نے کنٹرول ٹاور کا شکریہ ادا کیا اور جہاز کو مطلوبہ ڈائریکشن پر سیٹ کرنے لگا اور ساتھ ہی کو پائلٹ کو بھی مختلف ہدایات جاری کرنے لگا۔ کو پائلٹ بھی تندہی اور بڑی مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہا تھا۔ اب انہیں اڑان بھرے ہوئے کئی گھنٹے ہو چکے تھے اور جہاز اس وقت ایک سرد ترین برفانی علاقے کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ جہاز نے اس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

رینج میں آدھے گھنٹے کا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ اچانک جہاز کو ایک جھٹکا لگا اور ساتھ ہی سامنے لگی سکرینوں میں ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بھجنے لگا اور جہاز کا سسٹم مسلسل وارننگ جاری کرنے لگا۔ اس اچانک صورتحال نے نا صرف کیپٹن حماد اور کو پائلٹ کو چونکا دیا تھا بلکہ مسافروں میں بھی شدید بے چینی اور پریشانی پھیل گئی تھی۔ اور مختلف قسم کی چہ مہ گوئیاں کرنے لگے تھے۔جہاز مسلسل ہل رہا تھا۔ اوہ شٹ !ایک انجن نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے ۔ کو پائلٹ نے کہا۔ہاں میں بھی یہ دیکھ ہی رہا ہوں ۔ یہ سب اچانک کیسے ہوگیا سمجھ نہیں آرہا۔

اندر جہاز کے مسافروں نے اب شور مچانا شروع کردیا تھا۔ وہ سب جاننے کیلئے بے چین تھے کہ آخر چل کیا رہا ہے۔اور یہ آوازیں اتنی بلند ہوئی کہ اب کاک پٹ تک بھی پہنچنا شروع ہوگئی تھی۔

ائیر ہوسٹس ناہید سب کو پرسکون رہنے کی تاکید کرہی تھی ۔ ہیلو مس یہ کیسی سروس ہے آپ لوگوں کی ، میں نے کیا اس لئے آپ لوگوں کی ائیرلائن کا اتنا مہنگا ٹکٹ لیا تھا۔ میں تم لوگوں کو عدالت میں گھسیٹوں گا ۔ تم لوگوں کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ ایک موٹا ساگینڈا نما شخص ناہید سے جھگڑ رہا تھا۔ ایک ایک سیاستدان کی فیملی سے تھا۔

خاموش !اچانک کیپٹن حماد کاک پٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ سب خاموش ہوکر اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیے ۔حادثات پر کسی کا بھ بس نہی ہوتا ۔ ہم معاملات کو کنٹرول کرنے کی کوشش کررہے ہیں ۔میں آپ لوگو ں کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ لوگو ں کو کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا۔ اب پرسکو ن ہو کر بیٹھ جایئے سب ---حماد نے بلند آواز میں کہا۔ اس کی آواز میں نجانے کیسا رعب تھا کہ سب چپ چاپ اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

آپ بھی اپنی سیٹ پر چپ کر کے بیٹھ جایئے ۔ موٹا گینڈ نما شخص جو کہ کچھ دیر پہلے ناہید کو کورٹ میں گھسیٹنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ حماد کے کہنے پر بغیر کوئی آواز نکالے اپنی جگہ بیٹھ گیا۔

دیکھئے اس ہم ہزاروں فٹ کی بلندی پر ہوا میں ہیں ۔ جہاز کا ایک انجن ناکارہ ہوچکا ہے ۔ اس صورتحال میں آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ہم سب اس مصیبت سے نکل سکتے ہیں ۔ اور اگر آپ لوگ اس قسم کے برتاؤ کا مظاہرہ کریں گے تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔حماد نے کہا ۔ اور پھر ناہید کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔ دھیان رکھو۔ ناہید نے حماد کے آنے سے سکھ کا سانس لیا تھا اور اثبات میں سر ہلادیا۔

کیپٹن حماد دوبارہ کاک پٹ کے دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن جیسے ہی اس کی نظر جہاز کے ایک پر کی طرف پڑی ،تشویش سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئی۔

کاک پٹ میں واپس جاتے وقت جیسے ہی حماد کی نظر جہاز کے دائیں پر ،پر پڑی .اس کے چہرے پر تشویش کی لہر دوڑ گئی .لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کر لیے تھے۔ دراصل جہاز کے اس پر کے سرے پر ہلکی سی آگ کی چنگاریاں اسے دکھائی دے گئی تھی۔ اس نے اتنی جلدی خود پر پایا تھا کہ جہاز میں موجود کوئی بھی مسافر اس کے چہرے کے تیزی سے بدلتے تاثرات کو نوٹ نہی کر پایا تھا۔ اورایک طرح سے یہ اچھا ہی تھا کیونکہ اس طرح جہاز میں مزید خوف و ہراس بڑھ جاتا۔ کیپٹن حماد نے ایک نظر جہاز کے اس پر کی طرف ڈالی اور کاک پٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا .اور اپنی پائلٹ سیٹ سنبھال لی۔

سر ایک انجن بند ہوچکا ہے .لیکن دوسرے انجن کی بدولت ہم کسی نا کسی طرح پرواز برقرار رکھے ہوے ہیں .لیکن اگر خدانخواستہ دوسرا انجن بھی-------اتنا کہہ کر معاون پائلٹ خاموش ہوگیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انتہائی مضبوط ترین اعصاب کے مالک کیپٹن حماد نے صرف اتنا ہی کہا .اسی دوران کاک پٹ کا دروازہ کھلا اور ناہید تشویش زدہ چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوئی.

سر وہ جہاز کے ایک ونگ میں آگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بھی جانتا ہوں۔ حماد نے ناہید کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی پرسکون انداز میں کہا ۔

لیکن سر اب کیا ہوگا۔ ناہید کے چہرے پر تشویش برقرار تھی۔ یہی نہی یہ خبر سن کر معاون پائلٹ کے چہرے پر بھی بے چینی امنڈ آئی تھی۔

وہ دونوں کیپٹن حماد کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔

ہم اس وقت ایک انتہائی سرد اور برفیلے علاقے سے گزر رہے ہیں۔ آگ کی چنگاریاں میں نے دیکھی ہیں .وہ زیادہ نہی ہیں۔ اور کچھ ہی دیر میں خود ہی بجھ جائیں گی .کیپٹن حماد نے سپاٹ لہجے میں کہا .اس کے چہرے پر حیران کن حد تک سکون تھا.

مس ناہید !تم صرف مسافروں کا دھیان رکھو .انہیں پرسکون رکھنے کی کوشش کرو۔ اور باقی کا کام مجھ پر چھوڑ دو۔ کیپٹن حماد نے کہا .اور ناہید اوکے سر کہتی ہوئی کاک پٹ سے باہر نکل گئی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد جہاز کے سٹیرنگ وہیل کو مضبوط سے تھامے ہوا تھا۔ اسے جہاز کو متوازن رکھنے کیلئے کافی جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔

کنٹرول روم سے رابطہ کرو۔ اس نے معاون پائلٹ سے کہا ۔ لیکن کافی کوششوں کے باوجود ان کا رابطہ نا ہوسکا۔ فلائٹ 0906 کا رابطہ کنٹرول روم سے منقطع ہو چکا تھا۔ ریڈیو ڈیڈ ہوچکا تھا۔

سر کنٹرول روم سے رابطہ نہیں ہوسکا۔ معاون پائلٹ نے قدرے مایوسی سے کہا۔

کوئی بات نہی ۔ مصیبت جب آتی ہے تو چاروں طرف سے آتی ہے۔ لیکن ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کبھی مایوس نہی ہوا کرتا۔ حماد نے مسکراتے ہوئے کہا تو معاون پائلٹ جس کا نام ساجد تھا ایسے سر ہلا دیا جیسے وہ اس کی بات سے پوری طرح متفق ہو۔

رات کی گھنی اور سرد رات میں دور دور تک تاحد نگاہ برف ہی برف پھیلی ہوئی تھی۔ اونچے نیچے پہاڑی برفانی ٹیلے تھے۔ لیکن اتنا ضرور تھا کہ کہیں کہیں کوئی درخت بھی دکھائی دے جاتا تھا۔ یہاں کی فضا میں چند روشنی چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی.جو مسلسل آگے تو بڑھ رہی تھیں لیکن ان کی بلندی میں کمی واقع ہوتی جارہی تھی .اور یہ چمکتی روشنیاں کسی اور چیز کی نہیں تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بلکہ یہ فلائٹ 0906 تھی جو اس وقت اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی.جہاز میں سوار 140 افراد کی زندگیاں داو پر لگی تھی ۔ ان میں سے دو زندگیاں نوشین اور فہد انجانے خوف اور وسوسوں میں مبتلا اپنی محبت کی باتوں کو یاد کررہے تھے۔ نوشین خوف کے مارے رو رہی تھی اور فہد اسے مسلسل تسلیاں اور دلاسے دے رہا تھا۔

فہد ابھی تو ہماری خوشیوں ہماری محبت کی صبح ہوئی تھی۔ کیسے کیسے خواب دیکھے تھے ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔تو کیا۔۔۔۔۔۔تو کیا شروع ہونے سے پہلے ہی ہماری کہانی ختم ہوجاے گی۔ اتنی جلدی ہماری محبت کی شام ہوجاے گی۔ نوشین کہے جارہی تھی اور مسلسل روے جارہی تھی اور فہد اسے دلاسے دینے کی ناکام کوششیں کررہا تھا ۔ لیکن نمی اس کی آنکھوں میں بھی تھی۔ وہ نوشین سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور اس کی آنکھوں میں کسی صورت بھی آنسو نہی دیکھ سکتا تھا ۔ وہ تو اسی کی خوشی کیلیے اسے لے کر سوئٹزرلینڈ کا جارہا تھا ۔ کیونکہ نوشین کی دلی تمنا تھی کہ وہ اپنا ہنی مون سوئٹزرلینڈ میں منائیں۔ اورآج فہد نوشین کی دلی تمنا پوری کرنے جارہا تھا ۔ لیکن اب ایسا لگ رہا تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات گن رہے تھے ۔ یہ صرف نوشین اور فہد ہی نہی بلکہ جہاز میں موجود کئی نوبیاہتا جوڑوں کی بھی صورتحال تھی۔ اور اس صورتحال کا فلائٹ 0906 کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھے کیپٹن حماد کو بخوبی ادراک تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

فیول کے بارے میں معلومات دینے والے میٹر کی سوئی تیزی سے نیچے آرہی تھی ۔ جس کا سیدھا مطب یہ تھا کہ ان کے پاس پرواز جاری رکھنے کیلیے اب بہت ہی کم ایندھن باقی رہ گیا تھا۔ اور دور دور تک ائیر پورٹ نام کی کوئی چیز موجود نہی تھی جس پر وہ جہاز کو لینڈنگ کرا سکتے۔

حماد نے ایک نظر معاون پائلٹ کے چہرے پر ڈالی۔

بیوی کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ حماد نے کہا جیسے اس نے ساجد کا دماغ پڑھ لیا ہو۔

جج جی سر----- ساجد نے اعتراف کرتے ہوے کہا۔

میرا بیٹے کی ولادت قریب ہے سر-------- میں نے تو اس کا نام بھی سوچ لیا تھا۔ ساجد کے لہجے میں ہلکا سا کرب تھا۔

سوچ لیا تھا سے کیا مطلب ۔ اب سوچنا کینسل کر دیا ہے کیا۔ حماد ہلکا سا مسکرایا۔

ظاہر ہے سر۔ ان حالات میں مجھے نہی لگتا کہ میں اپنے بیٹے کو دیکھ پاوں گا۔ ساجد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جہاز کو ایک جھٹکا لگا۔ جہاز کا سسٹم خطرے کا ریڈ سگنل دینے لگا۔ جہاز کے دوسرے انجن میں بھی خرابی پیدا ہوگئی تھی۔ جہاز کا الارمنگ سسٹم مسلسل جل بجھ رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد نے فورا جہاز میں لگے سپیکرز کا مائک منہ کے قریب کیا۔ تمام لوگ میری بات غور سے سنیں .اپنے سیٹ بیلٹ سختی سے باندھ لیں اور اپنے پاس قریب ترین کوئی بھی چیز مضبوطی سے پکڑ لیں .ہم تیزی سے نیچے کی طرف گر رہے ہیں اور کریش لینڈگ کرنے جارہے ہیں شکریہ .جیسے ہی حماد کی بات پوری ہوئی جہاز میں موجود لوگوں کلمہ پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ یہی نہی .بلکہ خود کیپٹن حماد بھی کلمہ پڑھ چکا تھا۔ کیونکہ اب جہاز کا دوسرا انجن بھی بند ہوچکا تھا لیکن۔۔۔۔۔حماد جس کا نام تھا وہ ہار ماننے کا قائل نہی تھا .وہ مرتے مرتے بھی آخری داو کھیلنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ جہاز تیزی سے زمین کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جہاز کی اندرونی طرف .مسافرں کی چیخ وپکار تھی اور کیپٹن حماد کی آنکھوں میں چٹان جیسے سختی چھائی ہوئی تھی

جہاز اور زمین کا فاصلہ اب صرف چند سو فٹ کا رہ گیا تھا ۔ جہاز نے قلابازیاں کھانی شروع کردی تھی اگر انھوں نے مضبوط قسم والے سیٹ بیلٹ نا باندھے ہوتے تو اب تک جہاز کی دیواروں سے ٹکرا ٹکرا ان کے سر پاش پاش ہوچکے ہوتے۔

500 فٹ

300 فٹ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

100 فٹ

اور جیسے ہی جہاز 50 فٹ تک آیا تو حماد نے پوری قوت سے جہاز کا سٹیرنگ وہیل ایک مخصوص انداز میں موڑا .جس سے یک دم جہاز مخصوص انداز میں لہرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا حماد کو ایسا محسوس ہوا جیسے گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا ہو۔ اور اس کی ماں نے آگے بڑھ کر اپنے منے کو ماما کی آغوش میں سمیٹ لیا ہو۔ ماں کی آغوش اسے ہمیشہ پرسکون کر دیا کرتی تھی۔ اور اس کے چہرے پر ابدی سکون تھا۔

کاک پٹ میں واپس جاتے وقت جیسے ہی حماد کی نظر جہاز کے دائیں پر ،پر پڑی .اس کے چہرے پر تشویش کی لہر دوڑ گئی .لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کر لیے تھے۔ دراصل جہاز کے اس پر کے سرے پر ہلکی سی آگ کی چنگاریاں اسے دکھائی دے گئی تھی۔ اس نے اتنی جلدی خود پر پایا تھا کہ جہاز میں موجود کوئی بھی مسافر اس کے چہرے کے تیزی سے بدلتے تاثرات کو نوٹ نہی کر پایا تھا۔ اورایک طرح سے یہ اچھا ہی تھا کیونکہ اس طرح جہاز میں مزید خوف و ہراس بڑھ جاتا۔ کیپٹن حماد نے ایک نظر جہاز کے اس پر کی طرف ڈالی اور کاک پٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا .اور اپنی پائلٹ سیٹ سنبھال لی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سر ایک انجن بند ہوچکا ہے .لیکن دوسرے انجن کی بدولت ہم کسی نا کسی طرح پرواز برقرار رکھے ہوے ہیں .لیکن اگر خدانخواستہ دوسرا انجن بھی--------اتنا کہہ کر معاون پائلٹ خاموش ہوگیا۔

جانتا ہوں------------انتہائی مضبوط ترین اعصاب کے مالک کیپٹن حماد نے صرف اتنا ہی کہا .اسی دوران کاک پٹ کا دروازہ کھلا اور ناہید تشویش زدہ چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوئی

سر وہ جہاز کے ایک ونگ میں آگ------------

یہ بھی جانتا ہوں۔ حماد نے ناہید کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی پرسکون انداز میں کہا ۔

لیکن سر اب کیا ہوگا۔ ناہید کے چہرے پر تشویش برقرار تھی۔ یہی نہی یہ خبر سن کر معاون پائلٹ کے چہرے پر بھی بے چینی امنڈ آئی تھی۔

وہ دونوں کیپٹن حماد کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہم اس وقت ایک انتہائی سرد اور برفیلے علاقے سے گزر رہے ہیں۔ آگ کی چنگاریاں میں نے دیکھی ہیں .وہ زیادہ نہی ہیں۔ اور کچھ ہی دیر میں خود ہی بجھ جائیں گی .کیپٹن حماد نے سپاٹ لہجے میں کہا .اس کے چہرے پر حیران کن حد تک سکون تھا.

مس ناہید !تم صرف مسافروں کا دھیان رکھو .انہیں پرسکون رکھنے کی کوشش کرو۔ اور باقی کا کام مجھ پر چھوڑ دو۔ کیپٹن حماد نے کہا .اور ناہید اوکے سر کہتی ہوئی کاک پٹ سے باہر نکل گئ ۔

حماد جہاز کے سٹیرنگ وہیل کو مضبوط سے تھامے ہوا تھا۔ اسے جہاز کو متوازن رکھنے کیلیے کافی جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔

کنٹرول روم سے رابطہ کرو۔ اس نے معاون پائلٹ سے کہا ۔ لیکن کافی کوششوں کے باوجود ان کا رابطہ نا ہوسکا۔ فلائٹ 0906 کا رابطہ کنٹرول روم سے منقطع ہو چکا تھا۔ ریڈیو ڈیڈ ہوچکا تھا۔

سر کنٹرول روم سے رابطہ نہیں ہوسکا۔ معاون پائلٹ نے قدرے مایوسی سے کہا۔

کوئی بات نہی ۔ مصیبت جب آتی ہے تو چاروں طرف سے آتی ہے۔ لیکن ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کبھی مایوس نہی ہوا کرتا۔ حماد نے مسکراتے ہوئے کہا تو معاون پائلٹ جس کا نام ساجد تھا ایسے سر ہلا دیا جیسے وہ اس کی بات سے پوری طرح متفق ہو۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

رات کی گھنی اور سرد رات میں دور دور تک تاحد نگاہ برف ہی برف پھیلی ہوئی تھی۔ اونچے نیچے پہاڑی برفانی ٹیلے تھے۔ لیکن اتنا ضرور تھا کہ کہیں کہیں کوئی درخت بھی دکھائی دے جاتا تھا۔ یہاں کی فضا میں چند روشنی چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی.جو مسلسل آگے تو بڑھ رہی تھیں لیکن ان کی بلندی میں کمی واقع ہوتی جارہی تھی .اور یہ چمکتی روشنیاں کسی اور چیز کی نہیں تھی بلکہ یہ فلائٹ 0906 تھی جو اس وقت اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی تھی.جہاز میں سوار 140 افراد کی زندگیاں داو پر لگی تھی ۔ ان میں سے دو زندگیاں نوشین اور فہد انجانے خوف اور وسوسوں میں مبتلا اپنی محبت کی باتوں کو یاد کررہے تھے۔ نوشین خوف کے مارے رو رہی تھی اور فہد اسے مسلسل تسلیاں اور دلاسے دے رہا تھا۔

فہد ابھی تو ہماری خوشیوں ہماری محبت کی صبح ہوئی تھی۔ کیسے کیسے خواب دیکھے تھے ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔تو کیا۔۔۔۔۔۔تو کیا شروع ہونے سے پہلے ہی ہماری کہانی ختم ہوجاے گی۔ اتنی جلدی ہماری محبت کی شام ہوجاے گی۔ نوشین کہے جارہی تھی اور مسلسل روے جارہی تھی اور فہد اسے دلاسے دینے کی ناکام کوششیں کررہا تھا ۔ لیکن نمی اس کی آنکھوں میں بھی تھی۔ وہ نوشین سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور اس کی آنکھوں میں کسی صورت بھی آنسو

نہی دیکھ سکتا تھا ۔ وہ تو اسی کی خوشی کیلیے اسے لے کر سوئٹزرلینڈ کا جارہا تھا ۔ کیونکہ نوشین کی دلی تمنا تھی کہ وہ اپنا ہنی مون سوئٹزرلینڈ میں منائیں۔ اور آج فہد نوشین کی دلی تمنا پوری کرنے جارہا تھا ۔ لیکن اب ایسا لگ رہا تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات گن رہے تھے ۔ یہ صرف نوشین اور فہد ہی نہی بلکہ جہاز میں موجود کئی نوبیاہتا جوڑوں کی بھی صورتحال تھی۔ اور اس صورتحال کا فلائٹ 0906 کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھے کیپٹن حماد کو بخوبی ادراک تھا۔

فیول کے بارے میں معلومات دینے والے میٹر کی سوئی تیزی سے نیچے آرہی تھی ۔ جس کا سیدھا مطب یہ تھا کہ ان کے پاس پرواز جاری رکھنے کیلیے اب بہت ہی کم ایندھن باقی رہ گیا تھا۔ اور دور دور تک ائیر پورٹ نام کی کوئی چیز موجود نہی تھی جس پر وہ جہاز کو لینڈنگ کرا سکتے۔

حماد نے ایک نظر معاون پائلٹ کے چہرے پر ڈالی۔

بیوی کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ حماد نے کہا جیسے اس نے ساجد کا دماغ پڑھ لیا ہو۔

جج جی سر۔۔۔۔۔ ساجد نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

میرا بیٹے کی ولادت قریب ہے سر۔۔۔۔۔۔۔ میں نے تو اس کا نام بھی سوچ لیا تھا۔ ساجد کے لہجے میں ہلکا سا کرب تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سوچ لیا تھا سے کیا مطلب ۔ اب سوچنا کینسل کر دیا ہے کیا۔ حماد ہلکا سا مسکرایا۔

ظاہر ہے سر۔ ان حالات میں مجھے نہی لگتا کہ میں اپنے بیٹے کو دیکھ پاوں گا۔ ساجد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جہاز کو ایک جھٹکا لگا۔ جہاز کا سسٹم خطرے کا ریڈ سگنل دینے لگا۔ جہاز کے دوسرے انجن میں بھی خرابی پیدا ہوگئی تھی۔ جہاز کا الارمنگ سسٹم مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ حماد نے فورا جہاز میں لگے سپیکرز کا مائک منہ کے قریب کیا۔ تمام لوگ میری بات غور سے سنیں .اپنے سیٹ بیلٹ سختی سے باندھ لیں اور اپنے پاس قریب ترین کوئی بھی چیز مضبوطی سے پکڑ لیں .ہم تیزی سے نیچے کی طرف گر رہے ہیں اور کریش لینڈنگ کرنے جارہے ہیں شکریہ .جیسے ہی حماد کی بات پوری ہوئی جہاز میں موجود لوگوں کلمہ پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ یہی نہی .بلکہ خود کیپٹن حماد بھی کلمہ پڑھ چکا تھا۔ کیونکہ اب جہاز کا دوسرا انجن بھی بند ہوچکا تھا لیکن۔۔۔۔۔حماد جس کا نام تھا وہ ہار ماننے کا قائل نہی تھا .وہ مرتے مرتے بھی آخری داو کھیلنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ جہاز تیزی سے زمین کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جہاز کی اندرونی طرف .مسافرں کی چیخ وپکار تھی اور کیپٹن حماد کی آنکھوں میں چٹان جیسے سختی چھائی ہوئی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

جہاز اور زمین کا فاصلہ اب صرف چند سو فٹ کا رہ گیا تھا ۔ جہاز نے قلابازیاں کھانی شروع کردی تھی اگر انہوں نے مضبوط قسم والے سیٹ بیلٹ نا باندھے ہوتے تو اب تک جہاز کی دیواروں سے ٹکرا ٹکرا ان کے سر پاش پاش ہوچکے ہوتے۔

500 فٹ

300 فٹ

100 فٹ

اور جیسے ہی جہاز 50 فٹ تک آیا تو حماد نے پوری قوت سے جہاز کا سٹیرنگ وہیل ایک مخصوص انداز میں موڑا .جس سے یک دم جہاز مخصوص انداز میں لہرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا حماد کو ایسا محسوس ہوا جیسے گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا ہو۔ اور اس کی ماں نے آگے بڑھ کر اپنے منے کو ماماتا کی آغوش میں سمیٹ لیا ہو۔ ماں کی آغوش اسے ہمیشہ پرسکون کر دیا کر دیا کرتی تھی۔ اور اس کے چہرے پر ابدی سکون تھا۔

کیپٹن حماد نے بلکل آخری لمحات میں جو داؤ کھیلا تھا ۔ وہ اس میں کسی حد تک کامیاب رہا تھا ۔ جیسے ہی جہاز نیچے گرتے ہوئے 50 فٹ کی بلندی تک پہنچا تو حماد نے اپنی زندگی کے تمام تر

فلائنگ تجربے اور مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے سٹیرنگ وہیل کو اس طرح ایک خاص انداز سے مخصوص اینگل پر موڑا کہ جو صرف حماد ہی کا خاصہ ہوسکتا تھا۔ اسے اپنی جان کی کوئی پرواہ نہی تھی .لیکن جہاز میں موجود 140 زندگیاں اور ان سے جڑے سیکڑوں خاندان اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہے تھے۔ حماد کے اس داؤ سے یہ ہوا کہ جہاز جو تیزی سے منہ کے بل زمین پر آرہا تھا .وہ حماد کی اس مخصوص تکنیک کی بدولت اچانک ہوا میں لہرا کر سیدھا ہوگیا۔ حماد کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی۔ ایسی صورتحال میں جہاں موت کو اپنی آنکھوں کے بلکل سامنے دیکھتے ہوے اچھے اچھوں کے حواس باختہ ہوجاتے تھے .وہاں حماد انتہائی بے جگری کے ساتھ لوگوں کی زندگیاں بچانے کیلیے بے مثال جدوجہد کررہا تھا .اتنی کم بلندی پر آکر جہاز کا اچانک اس طرح سے سیدھا ہونا کسی معجزے سے کم نہی تھا۔ لیکن معجزے بھی وہیں رونما ہوا کرتے ہیں. جہاں اپنی بساط سے بڑھ کر بے لوث جدوجہد ہوا کرتی ہے .اور شاید حماد کی اس جدوجہد کو دیکھتے ہوے قدرت کو رحم آگیا تھا۔ اگر چہ جہاز اب بھی پوری طرح سیدھا نہی ہوا تھا لیکن چٹانوں سے حوصلوں کا حامل کیپٹن حماد اپنا کام کر چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کان پھاڑ دینے والا دھماکہ سا ہوا .اور جہاز برف کے ایک کھوکھلے اونچے سے ٹیلے میں اندر تک گھستا چلا گیا .یہ ایک عجیب و غریب برفانی علاقہ تھا اور یہاں برف کے ٹھیک ویسے ہی ٹیلے تھے جیسے صحرا میں ریت کے ٹیلے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہوتے ہیں۔ اگر اسے برف کا صحرا کہا جاے تو غلط نا ہوتا ۔ لیکن فرق صرف اتنا تھا کہ یہاں ریت کی جگہ برف ہی برف تھی۔ جہاز کا برف کے ٹیلے سے ٹکرانے والا جھٹکا انتہائی شدید ترین تھا جہاز کئی جگہ سے ٹوٹ بھی گیا تھا ۔اور جہاز میں موجود سب لوگ اس شدید ٹکر کی تاب نا لاتے ہوے بے ہوش ہوچکے تھے ۔کئی لوگ زخمی ہوے تھے ۔لیکن سب سے مخدوش حالت پائلٹ کیبن کی تھی ۔چونکہ ٹیلے سے ٹکر سامنے کی طرف سے ہوئی تھی اسی لیے نقصان بھی سب سے زیادہ اسی حصے کو ہی پہنچا تھا۔لیکن اچھی بات یہ تھی کہ جہاز میں فیول کے نام پر ایک قطرہ بھی نہی تھا ۔نیچے گرتے وقت حماد نے انتہائی دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاز کا بچا کھچا فیول بھی ہوا میں ہی خالی کر دیا ۔جس سے یہ ہوا کہ جہاز کے نیچے گرنے کے بعد اس میں آگ نہی لگی اور دھماکے سے بھی محفوظ رہا تھا ورنہ اب تک کسی کا ایک چیتھڑا بھی اس کے بدن پر موجود نا ہوتا ۔صورتحال اب یہ تھی کہ فلائٹ 0906 جو کہ کچھ گھنٹوں قبل تک ایک شان سے فضا میں پر پھیلائے اڑ رہی تھی ۔اب وہ تا حد نگاہ تک پھیلے ہوئے طویل برفانی میدان میں نیچے پڑی تھی ۔جہاز کا آدھا حصہ برفانی ٹیلے کی برف میں دھنسا ہوا تھا۔ گھپ اندھیری رات میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نا دیتا تھا۔ چاروں طرف موت کی سی خاموشی تھی اور نجانے یہ خاموشی کب تک جاری رہنی تھی۔

ٹھنڈے ***************************************

یخ بستہ برفیلے موسم میں مشرق کی اوٹ سے سورج نے اپنی جھلک دکھائی .اور سورج کی چند شرارتی کرنیں جہاز کے ٹوٹ جانے والے حصے سے داخل ہوکر ائیر ہوسٹس ناہید کے چہرے سے ٹکرائی .اور ناہید نے آہستگی سے آنکھیں کھول دی .کچھ دیر تک وہ خود کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھتی رہی . کبھی خود کو چٹکی کاٹتی جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو کہ وہ زندہ ہے .بیہوش ہونے سے پہلے کے آخری لمحات اس کی نظروں کے سامنے گھوم گئے۔ وہ حماد کی ہدایت کے مطابق جہاز کے مسافروں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کررہی تھی .کہ تب ہی جہاز کو جھٹکا لگا اور چند ہی لمحوں بعد جہاز میں لگے سپیکر سے حماد کی آواز ابھری کہ ہم نیچے گر رہے ہیں اور کریش لینڈنگ کرنے جارہے ہیں۔ اور سب لوگ اپنی اپنی سیٹ بیلٹ مضبوطی سے باندھ لیں اور پاس موجود کسی بھی چیز کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ یہ ہدایات سنتے ہی ناہید فورا اپنی سیٹ کی طرف بھاگی جو عموما جہاز کی دم والے حصے کی طرف الگ سے موجود ہوتی ہیں .جہاز شدید غیر متوازن تھا اور ہچکولے کھا رہا تھا لیکن تربیت یافتہ ناہید کسی نا کسی طرح اپنی سیٹ کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوہی گئی اور اس نے فورا پھرتی سے سیلٹ بیلٹ باندھ لیا .جیسے ہی اس نے سیٹ بیلٹ باندھا ایسا محسوس ہوا جیسے جہاز اب منہ کے بل زمین پر گر رہا ہو .اور پھر جہاز اچانک خوفناک میں تقریا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سیدھا ہوگیا .اور پھر ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ سنائی دیا جیسے جہاز کو آہنی ہاتھوں سے پکڑ کر کسی دیوہیکل چٹان سے ٹکرادیا گیا ہو۔ اور یہ آخری منظر تھا جو ناہید نے محسوس کیا اور اس کے بعد اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا .اور یہ سب اچانک اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ کسی کو کچھ سوچنے سمجھنے کا بھی موقع نہی ملا تھا .اور اس کے بعد اب پہلی بار ناہید کو ہوش آیا تھا .کچھ دیر وہ یونہی گومگو کی کیفیت میں رہی اور پھر اچانک جیسے اس کو ہوش آگیا ہو .اور وہ گومگو کی کیفیت سے باہر آگئی۔ اسے سب سے پہلا خیال کیپٹن حماد اور معان پائلٹ کا آیا کہ وہ خیر خیریت سے ہیں یا---------- سو طرح کے خدشات تھے جو ذہن میں منڈلانے لگے تھے۔ اس نے سیلٹ بیلٹ کھولی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔جیسے ہی وہ آگے بڑھی تو اس کی نظر مسافروں پر پڑی۔کوئی درد سے کراہ رہا تھا تو کوئی بیہوش پڑا تھا۔ وہ سب پر نظر ڈالتی ہوئی آگے بڑھتی جارہی تھی ۔ یہاں تک کے وہ کاک پٹ کے دروازے تک پہنچ گئی۔ اور دروازے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن دروازہ تھا کہ کھلنے کا نام ہی نہی لے رہا تھا ۔ وہ شاید کسی وجہ سے جام ہوگیا تھا۔ لیکن وہ مسلسل زور آزمائی کرتی رہی ۔ اور آخر کار وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوہی گئی۔ اندر کا منظر بہت عجیب اور تباہ حال تھا۔ ہر چیز الٹ پلٹ ہوگئی تھی۔ جہاز کا اگلا نوک والا حصہ کسی حد پچک گیا تھا۔ ناہید نے معان پائلٹ کی طرف

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

دیکھا جو کہ کافی زخمی لگ رہا تھا۔ناہید نے سب سے پہلے اس کی نبض چیک کی اور سکھ کا سانس لیا۔ خطرے والی کوئی بات نہی تھی۔ ائیر ہوسٹس کو فرسٹ ایڈ کی بھی تربیت دی جاتی تھی دوران ٹریننگ تاکہ اگر دوران پرواز کسی قسم کی کوئی ایمرجنسی پیش آجاے تو اس سے نمٹا جاسکے۔ اس کے بعد وہ کیپٹن حماد کی طرف متوجہ ہوئی۔ ایک لمحے کیلیے ناہید کی سسکی سی نکل گئی ۔ کیونکہ حماد کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اور اس کا سفید یونیفارم جو کبھی ہکا سا بھی داغدار نا ہوا تھا۔ آج اس کے خون سے سرخ ہورہا تھا ۔ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکی تھی۔

****

حماد کی امی نے نماز ختم کرتے ہوے سلام پھیرا۔ اور تسبیحات کرنے کے بعد اللہ کے حضور دعائیں مانگنے لگیں۔ اور ماوں کے ہاتھ دعا کیلیے جب اٹھتے ہیں تو وہ اپنی اولاد ہی کی خیر خیریت کامیابی، خوشیوں کی دعا کیلیے ہی اٹھتے ہے۔ اور حماد ان کا ایک ہی بیٹا تھا ۔ اکلوتا اور لاڈلا، ----وہ اس وقت بھی حماد کیلیے دعائیں مانگ رہی تھی لیکن ابھی وہ اس بات سے بلکل بے خبر تھی کہ یہاں سے ہزاروں میل دور حماد کی فلائٹ کے ساتھ کیا حادثہ پیش آچکا ہے۔ وہ کافی دیر تک دعائیں مانگتی رہی اور اس کے بعد جاے نماز سمیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اپنے کمرے میں آگئی۔ جہاں حماد کے ابا جن کا نام میاں جمشید تھا۔ ریموٹ کنٹرول اٹھاے ٹی وی کے

چینل تبدیل کر رہے تھے۔ وہ دراصل نیوز چینل ڈھونڈ رہے تھے نا نجانے کہاں گم ہوا کہ مل کر ہی نہیں دے رہا تھا۔ یہ جمشید میاں کا معمول تھا کہ وہ اپنی کپڑے کی دوکان سے واپس آکر رات کے کھانے کے بعد نیوز چینل ضرور دیکھا کرتے تھے ملکی صورتحال سے باخبر رہنے کیلیے ۔

یہ کہاں چلا گیا۔۔۔ جمشید میاں ریموٹ ہاتھ میں تھامے منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہے تھے۔

کون کہاں چلا گیا حماد کے ابا۔۔۔۔۔۔ حماد کی امی نے شوہر کو یوں بڑبڑاتے دیکھا تو پوچھا۔

کچھ نہی بیگم بس وہ خبروں والا چینل ڈھونڈ رہا ہوں۔ پتا نہی کہاں چلا گیا کم بخت مل کر ہی نہی دے رہا۔ یہ کیبل آپریٹر بھی پتا نہیں روز کونسے ایڈونچر کرتا رہتا ہے۔ روز چینل کے نمبر آگے پیچھے کر کے ساری سیٹنگ الٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ کل ہی خبر لیتا ہوں میں اچھی طرح اس نالائق کی ۔۔۔۔ جمشید میاں نے کہا اور حماد کی امی مسکرا دی ۔

آں ہاں یہ لو آخر مل ہی گیا بڑی کوشش کے بعد۔۔۔۔۔ جمشید نے بیگم کی طرف منہ کر کے خوشگوار لہجے میں کہا ۔ لیکن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسی لمحے نیوز کاسٹر نے جو خبر سنائی وہ جمشید میاں اور ان کی بیگم دونوں کیلیے بلکل بھی خوشگوار نہی تھی۔ دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پوری توجہ اور قدرے تشویش کے ساتھ ٹی وی کی طرف دیکھنے لگے۔ خبروں میں بتایا

جارہا تھا کہ گزشتہ روز اسلام آباد سے سوئٹزرلینڈ کیلیے جانے والی پرواز 0906 ریڈار سے غائب ہوگئی ہے۔ اور اس کا کنٹرول روم سے رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔ اسی دوران کنٹرول روم کے انچارج خاور کو لائن پر لے لیا گیا جن کی فلائٹ 0906 سے آخری بار بات ہوئی تھی۔

جی تو خاور صاحب ہمارے ناظرین کو بتائیے کہ آپ کی فلائٹ 0906 سے آخری بار کب اور کیا بات ہوئی تھی۔

جی کیپٹن حماد نے مے ڈے کال تھی۔ اور انھوں نے بتایا تھا کہ جہاز کے ونگ میں پرابلم ہے اور ایک انجن نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ آخری بات چیت تھی جو ہماری فلائٹ 0906 سے ہوئی تھی اور اس کے بعد ہمارا ان سے رابطہ منقطع ہوگیا اور باوجود کوشش کے دوبارہ رابطہ نا ہوسکا۔ جی

بہت شکریہ خاور صاحب ہمیں جوائن کیلیے اور ناظرین کو صورتحال سے آگاہ کرنے کیلیے۔

جی تو ناظرین ہم آپ کو فلائٹ 0906 کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ نیوز کاسٹر اس سے آگے بھی نجانے کیا کیا بولتا رہا ۔ لیکن جمشید میاں ٹی وی کو بند کرکے اپنی اہلیہ کو سنبھالنے میں لگے تھے جو بلڈ پریشر اور دل کی مریض تھی اور یہ خبر ایسی تھی جو ان کیلیے بہت نقصان دہ تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد کی دل کی دھڑکن اچانک بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ ان کی آنکھیں بند تھی اور حالت بہت غیر ہوچکی تھی۔ جمشید میاں ان کو سنبھالتے سنبھالتے ڈاکٹر کو کال کرنے لگے جو کہ ان کے گھر کے قریب ہی تھا اور یہ ان کا فیملی ڈاکٹر بھی تھا۔

ناہید نے دیکھا تو کیپٹن حماد کی آنکھیں بند تھی اور گردن لڑھکی ہوئی تھی۔ جہاز کی ونڈا سکرین سے ٹوٹ کر کانچ کا کوئی بے رحم ٹکڑا اس کی کشادہ پیشانی کو زخمی کر گیا تھا۔ اور خون اسی زخم سے بہہ کر حماد کے سفید یونیفارم کو آلودہ کر گیا تھا۔ ناہید انتہائی تشویش زدہ انداز میں آگے بڑھی۔

" سر آپ ٹھیک ہیں ۔؟ سر------پلیز آنکھیں کھولیں۔ "

لیکن حماد نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی آنکھیں بدستور بند تھی۔

.ناہید فورا حماد کی نبض چیک کرنے لگی .لیکن غنیمت تھا کہ وہ چل رہی تھی

اس کے بعد ناہید فورا جہاز کے پچھلے حصے کی طرف بھاگی جہاں کسی ایمرجنسی کی صورتحال کے " پیش نظر فرسٹ ایڈ باکس موجود رہتا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کچھ ہی دیر بعد ناہید فرسٹ ایڈ باکس کے ساتھ کاک پٹ میں موجود تھی۔ اس نے حماد کی پیشانی سے خون وغیرہ صاف کرکے پٹی باندھ دی تھی اور ایک انجیکشن بھی لگا دیا .اس کے بعد وہ معاون پائلٹ کی طرف متوجہ ہوئی اور اسے ابتدائی طبعی امداد دینے لگی۔

جب تک وہ اس کام سے فارغ ہوئی حیرت انگیز طور پر حماد نا صرف ہوش میں آچکا تھا۔ بلکہ سنبھل بھی چکا تھا۔ اور پھر اس نے سیٹ سے کھڑا ہونے کی کوشش کی۔

"سر پلیز ابھی آپ سیٹ پر بیٹھے رہیے ۔آپ بہت زخمی ہیں۔"ناہید نے فکر مندی سے کہا۔

"زخمی ------"حماد منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور پھر اپنے ہاتھ کو پیشانی تک لے گیا جہاں اسے زخم آیا تھا۔ اس دوران اس نے خون آلود یونیفارم بھی دیکھ لیا تھا.

"ایسے چھوٹے موٹے زخم میرا کچھ نہی بگاڑ سکتے۔ میں اس فلائٹ کا کیپٹن ہوں . مجھ پر تمام مسافروں کی ذمہ داری ہے، اور مجھے ان کی خیر خیریت یقینی بنانی ہے". حماد نے عجیب سے انداز میں کہا .پھر کچھ لمحے رک کر معاون پائلٹ کی طرف دیکھا۔

"ساجد کی کنڈیشن کیسی ہے۔؟"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

خطرے سے باہر ہے سر ، میں نے انجیکشن لگا دیا ہے۔ امید ہے کچھ دیر بعد ہوش آجائے "
گا۔

ہمم گڈ ! تم چلو باقی مسافروں کو دیکھو۔ میں شرٹ تبدیل کرکے آتا ہوں"۔"

ٹھیک ہے سر " !ناہید نے کہا اور فرسٹ ایڈ باکس اٹھائے کاک پٹ سے نکل گئی۔ اس کے"
بعد حماد نے اپنی خون آلود شرٹ نکال دی ۔ اور ایک دوسری شرٹ پہن لی .جو کہ کاک پٹ
کے اندر ایک چھوٹے سے بیگ میں موجود تھی ۔

شرٹ تبدیل کرنے کے بعد وہ کاک پٹ سے باہر نکل آیا اور جہاز کے پچھلے حصے کا جائزہ لیا۔ "

اینی ڈیتھ۔۔۔؟ "حماد نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔"

نو سر !ناہید نے کہا اور حماد نے ایک گہری سانس خارج کی اور شکر ادا کیا کہ کوئی قیمتی جان ضائع
نہیں ہوئی۔

حماد نے ناہید کی طرف دیکھا جو بڑی مہارت اور تندہی کے ساتھ کسی پروفیشنل نرس کی طرح اپنے
فرائض انجام دے رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد خاموشی سے جہاز کی دم کی سمت بڑھ گیا۔

اس نے جہاز کا بیرونی دروازہ کھولا۔ وہ باہر کی صورتحال کا اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ وہ لوگ اس وقت کس قسم کی صورتحال میں موجود ہیں۔

جیسے ہی حماد نے دروازہ کھولا نہایت سرد ہوا کا جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا۔ اس کے " پیشانی کے زخم میں سرسراہٹ سی دوڑ گئی اور وہ ہلکا سا چکرا گیا۔

لیکن اس کے تربیت یافتہ ذہن نے فورا ہی خود کو سنبھال لیا۔ اب اس کی آنکھوں کے سامنے " دور دور تک تاحد نگاہ برف ہی برف پھیلی ہوئی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ اس وقت وہ کس علاقے میں موجود ہیں .لیکن ظاہر ہے اس کا جواب اس کے پاس کیسے ہوسکتا تھا۔ اس نے جھانک کر نیچے کی طرف دیکھا۔ جہاز کے پہیے پوری طرح برف میں دھنس چکے تھے۔اور جہاز کی باڈی برف کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ جبکہ جہاز کی اگلی طرف کی باڈی مکمل طور پر برفیلے ٹیلے میں دھنسی ہوئی ہوئی تھی۔

حماد نے دروازہ بند کر دیا ۔کیونکہ باہر سے آنی والی سردی سے جہاز کے اندر کی درجہ حرارت بھی نیچے گرا رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد واپس آیا تو تقریبا تمام ہی لوگ اپنے ہوش و حواس میں آچکے تھے۔ اکثریت کو بہت ہی معمولی قسم کی چوٹیں آئی تھیں۔ لیکن جہاز ٹکرانے کی وجہ سے موت کے خوف و دہشت نے ہی انھیں ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا تھا۔

تقریبا 2-3 گھنٹے تک وہ سب ہی شاک ہی کیفیت سے باہر آچکے تھے۔ ساجد کی کنڈیشن بھی اب بہتر تھی۔

آفیسر کیا تم بتاو گے کہ یہ تم نے ہمیں کہاں لا پھینکا ہے۔ میں تو اپنی نئی نویلی بیوی کے " ساتھ یورپ کی سیر کیلیے نکلا تھا۔ اور تم نے ہمیں پتا نہیں کہاں لا پھینکا ہے۔ میں تمہاری ائیر لائن کو کورٹ میں گھسیٹوں گا۔ "

بولنے والا وہی گینڈا نما شخص تھا جو برسر اقتدار پارٹی میں موجود باآثر سیاسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا.

اس کی بات پر حماد ایسے انداز میں مسکرایا جیسے کوئی ساڑھے چھے فٹ کا پہلوان کسی دبلے پتلے شخص کی بچکانہ گیدڑ بھبکی پر مسکراتا ہے۔

https://classicurdumaterial.com/

اور پھر اس نے گینڈے نما شخص کی "نئی نویلی "دلہن کی طرف دیکھا ۔ جو اس سے آدھے " سے بھی زیادہ کم عمر کی دکھائی دیتی تھی اور اس کی بیٹی لگتی تھی۔

حماد نے رخ موڑ کر اس شخص کی طرف دیکھا اور انتہائی خشک اور سرد لہجے میں پوچھا۔ "

آپ کا نام کیا ہے ---؟"

ماحول میں اچانک تناؤ کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی .ناہید اور ساجد کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی حماد کی طرف دیکھ رہے تھے اور حماد کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس شخص کے چہرے پر کرارا تھپڑ رسید کر دے گا۔

"سیٹھ جمال چھابڑی والا "

اس شخص نے قدرے فخریہ اور اونچے لہجے میں کہا .اس نے لفظ "سیٹھ "پر کافی زور دیا تھا۔

.دیکھیے سیٹھ چھابڑی والا ، ایسا ہے کہ ہماری ائیر لائن انسانوں کو ٹکٹ فروخت کرتی ہے " گینڈوں کو نہیں۔ اس لیے شرافت سے بیٹھے رہیں ورنہ جہاز حادثے کے "شہیدوں "میں سیٹھ .چھابڑی والا کا نام درج ہوجائے گا۔ "حماد نے کہا اور آگے بڑھ گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس نے یہ جملہ اس انداز میں کہا تھا کہ جہاز میں موجود لوگوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی ۔ سیٹھ کے ساتھ موجود اس کی نئی نویلی دلہن بھی ہاتھوں میں منہ چھپا کر ہنس دی تھی جبکہ سیٹھ چھابڑی والا جھینپتے ہوئے بغلیں جھانکنے لگا تھا۔

****

حماد کی امی کی طبیعت اب کچھ سنبھل چکی تھی۔ ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا تھا اور کچھ میڈیسن لکھ کر دی تھیں۔ جنہیں لینے کے بعد اب ان طبیعت کافی بہتر تھی۔

ڈاکٹر جاتے وقت جمشید میاں کے ذہن میں یہ بات ڈال گیا تھا کہ کوئی بھی جذباتی صدمے والی خبر ان کی اہلیہ کیلیۓ نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے .اس لیے اس چیز سے انہیں جتنا ہوسکے بچایا جائے۔ ڈاکٹر کی اس ہدایت پر جمشید میاں سر ہلا کر رہ گئے۔

.ڈاکٹر تو کہہ کر چلا گیا تھا لیکن------- صورتحال کو سنبھالنا جمشید کیلیۓ کافی کٹھن ہوگیا تھا کیونکہ ابھی تو ان کی اہلیہ خواب آور دواؤں کے زیر اثر تھی لیکن جیسے ہی نیند سے اٹھتی انہوں نے فورا حماد کے بارے میں پوچھنا تھا جس کا جمشید میاں کے پاس کوئی خوشگوار جواب موجود

نہیں تھا .بس یہی سوچتے سوچتے وہ برآمدے میں تیزی سے ٹہلتے رہے .ایک تو جوان جہاں بیٹے کی فکر تو دوسری طرف شریک حیات کی کنڈیشن نے انہیں شدید پریشان کرکے رکھ دیا تھا۔

لیکن مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ حماد جیسے نوجوان کی تربیت ان ہی کے ہاتھوں ہوئی" تھی۔ پھر وہ اچانک ٹہلتے ٹہلتے رک گئے .جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے پر اطمینان کے کچھ تاثرات ابھر آئے تھے۔اور اب وہ اپنی اہلیہ کے پاس جارہے تھے۔

****

دوپہر کا وقت ہوچکا تھا .جہاز کے کچن میں چند دن کا کھانا موجود تھا۔ اور تھوڑا سا راشن بھی موجود تھا۔ جس سے مزید کچھ دن گزارے جاسکتے تھے۔ لیکن اس سے آگے کیا ہوگا؟ اس پر ایک گہرا اور واضع سوالیہ نشان موجود تھا .اور اس بات کا سب سے زیادہ ادراک کیپٹن حماد کو ہی تھا۔ وہ ائیر ہوسٹس نادیہ سے کچن کی تمام معلومات لے چکا تھا۔

دن کا کھانا کچھ کمی کے ساتھ لوگوں کو دیا جاچکا تھاتاکہ ذخیرہ زیادہ سے زیادہ دن چل سکے ۔ کم کھانا ملنے پر کچھ لوگوں نے احتجاج کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جلد ہی ان کی یہ کوشش دم توڑ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

گئی .جہاز میں موجود زیادہ تر لوگ باشعور اور پڑھے لکھے لوگ تھے، جو حالات کو سمجھ رہے تھے اور سٹاف کے ساتھ بھرپور تعاون کیلیے تیار تھے۔

کاک پٹ اس وقت اسٹاف روم میں تبدیل ہوچکا تھا جہاں کیپٹن حماد، معاون پائلٹ ساجد اور ائیر ہوسٹس ناہید کی مشاورت ہوتی تھی.

اس وقت حماد جہاز میں موجود ریڈیو کو ٹھیک کرنے کی کوشش کررہا تھا تاکہ کسی نا کسی طرح باہر کی دنیا تک اپنا پیغام پہنچایا جاسکے اور مدد طلب کی جاسکے۔ اور یہ انہیں جلد سے جلد کرنا تھا ورنہ وہ لوگ بھوک سے مر جاتے۔ ظاہر ان کے پاس کھانے کا سامان محدود تھا جو کہ زیادہ دن نہیں چل سکتا تھا۔

ساجد ریڈیو ٹھیک کرنے میں حماد کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ ناہید بیٹھی ہوئی کسی " گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

کیا سوچ رہی ہو ناہید ----ریڈیو ٹھیک کرنے میں مصروف حماد کی نظر اس پر پڑی تو پوچھ لیا۔

"کچھ نہیں سر بس ایسے ہی "

".سر یہ سوچ رہی ہوگی کہ یہاں بچ کر نکلیں گے تو یہ اس ائیر کریش پر ایک کتاب لکھے گی"
ساجد نے ہنستے ہوئے کہا تو حماد بھی مسکرا دیا۔

نہیں !یہ یہاں سے واپس جانے کے بعد چھابڑیاں بنانے کا طریقہ سیکھے گی اور سیٹھ چھابڑی" والی بن جائے گی۔ "حماد کی بات پر ساجد کے ساتھ ساتھ ناہید بھی ہنس پڑی۔

کافی کوششوں کے باوجود ریڈیو ٹھیک نہیں ہو پایا۔ اور انہوں نے اس پر طبع آزمائی کرنا بند کر دی.

،کچھ لوگوں نے اپنے سمارٹ فونز سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے نہ کام کرنا تھا سو نہ کیا۔ کیونکہ یہاں موبائل سگنل نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی تھی۔

اب لوگ جہاز میں ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے اکتانے لگے تھے اور انہوں نے باہر نکل کر چلنا پھرنا شروع کر دیا تھا۔ گرم کپڑے وہ پہلے ہی پہنے ہوئے تھے اور ساتھ مزید بھی لائے تھے کیونکہ ایک تو اس وقت پاکستان میں سردیوں کا موسم چل رہا تھا اور دوسرا یہ کہ وہ یورپ جا رہے تھے جہاں سردی ویسے بھی کچھ زیادہ ہی پڑتی تھی.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پانی کی اگرچہ سرد موسم کی وجہ سے اتنی ضرورت نہیں پڑتی تھی لیکن زیادہ نہیں کم ہی سہی پانی کی ضرورت تو بہرحال تھی.

اس کا حل یہ نکالا گیا کہ برف کو ایک برتن میں ڈال کر گرم کر کے پگھلا لیا جاتا اور اسے استعمال کر لیا جاتا.

بوریت سے بچنے کیلئے جہاز کی فالتو چیزوں کو چلا کر آگ کا الاؤ جلایا گیا اور سب لوگ اس کے گرد دائرے میں بیٹھ کر اپنے اپنے قصے واقعات سنانے لگے . کبھی کوئی منچلہ گیت گانے لگتا.

ایک بار حماد نے اپنی خوش آواز میں نعت پڑھ کر سنائی جسے سب لوگوں نے بے حد سراہا اور پسند کیا۔ اس کی آواز میں نجانے کیسا سحر تھا اور کیسی کشش تھی کہ دل کرتا بس سنتے ہی رہو۔

اور پھر ساجد نے ایسے ایسے چٹکلے اور لطیفے سنائے کہ سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ گئے۔ سیٹھ چھابڑی بھی اپنی ہیلی کاپٹر جیسی آواز میں ہنس ہنس کر دھرتی ہلا رہا تھا اور ساجد کو داد دے رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

آگ کی حدت سکون آمیز گرماہٹ پہنچا رہی تھی اور کچھ دیر کیلیئے وہ لوگ بھول ہی گئے تھے کہ وہ کس مصیبت سے دوچار ہوچکے ہیں اور آگے کیا حالات پیش آنے والے ہیں .آیا وہ یہاں سے نکل بھی پائیں گے یا یہی سفید برف ان کا کفن اور مدفن بن جائے گی.

حماد نے باری باری ان نو بیاہتا جوڑوں کی طرف نظر ڈالی جو گھر سے ہنی مون منانے نکلے تھے۔اور اس آفت کا شکار ہوگئے تھے۔ لیکن اس وقت ان لمحات سے بھرپور لطف اندوز ہورہے تھے۔ دنیا کے ہنگامے اور شور سے ہزاروں میل دور اس برف کے میدان میں زندگیاں زندگی کے لمحات کشید کر رہی تھیں .اور حماد نے دل ہی دل میں سوچا کہ ہنی مون تو دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ روز مناتے ہونگے لیکن اگر وہ لوگ یہاں سے صحیح سلامت نکلنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو ایسا ہنی مون کسی کھرب پتی نے بھی نہیں منایا ہوگا۔ یہ ایڈونچر ان جوڑوں کو ساری زندگی ایک یادگار بن کر یاد آنے والا تھا۔

کافی دیر گزر گئی تو کافی لوگ جہاز میں جاکر سوگئے۔ کچھ منچلے وہیں بیٹھے رہے۔ حماد البتہ سو گیا تھا۔ وہ جلد سونے اور جلد اٹھنے کا عادی تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اگلی صبح حماد نے ایک گرم اوور کوٹ سے خود کو ڈھانپا۔ ہاتھوں میں دستانے پہنے۔۔۔ایک سٹک لی۔

اور ناہید سے کہا۔ "میں دوپہر تک واپس آجاوں گا۔ اگر نا بھی آسکا تو پریشان مت ہونا رات آجاؤں گا۔ "اس نے اپنے ساتھ ایک طاقتور ٹارچ بھی لی تھی۔

لیکن آپ جا کہاں رہے ہیں۔ ناہید نے قدرے پریشان کن لہجے میں پوچھا۔

" زندگی کا راستہ تلاش کرنے "

حماد نے ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور دروازہ کھول کر برف میں تیزی سے چلتا ہوا دھند میں غائب ہوگیا۔

ناہید نے ڈھیلے سے انداز میں دروازہ واپس بند کر دیا اور ایک نظر مسافروں پر ڈالی جو ابھی تک خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔

.حماد برف اور دھند میں غائب ہوچکا تھا اور ناہید جہاز کا دروازہ بند کر کے اپنی سیٹ پر آچکی تھی اس نے نیم دراز ہوکر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ گزشتہ پانچ سال سے اس ائیر لائن میں ائیر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہوسٹس کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ اور اس کا کیرئیر بہت اچھا جارہا تھا اور اس دوران اسے کسی بھی طرح کی کوئی پریشانی پیش نہیں آئی تھی ۔ ائیر لائن کے پاس بہت سارے جہاز تھے اور ناہید کی ڈیوٹی الگ الگ جہازوں پر شیڈول کے حساب سے تبدیل ہوتی رہتی تھی .اس جہاز پر ڈیوٹی کرتے ہوے اسے کم ہی عرصہ ہوا تھا .لیکن یہاں کا عملہ خاص طور پر حماد جس طرح اچھے طریقے اور خندہ پیشانی اور بھرپور عزت کے ساتھ پیش آتا تھا .اس سے جہاز کا عملہ ایک فیملی کی طرح ایک دوسرے سے جڑ گیا تھا ۔ کام کے علاوہ بھی وہ بہت سی باتیں دوستوں کی طرح ایک دوسرے سے شئیر کر لیا کرتے تھے۔ حماد کو اس تھوڑے سے عرصے میں اس نے جو جانا تھا وہ یہ تھا کہ حماد اپنے کام سے کام رکھنے والا اور خوش اخلاق نوجوان تھا۔ اسے فلائنگ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور اسی وجہ سے وہ اتنی کم عمر میں فلائٹ کیپٹن کے عہدے تک پہنچ چکا تھا۔

نجانے وہ کتنی دیر انہیں سوچوں میں گم رہتی کہ ساجد اس کے پاس آگیا .اس کی چوٹیں اب بہت بہتر ہوچکی تھیں.

حماد سر کہاں گئے "وہ کاک پٹ میں بھی نہیں ہیں .ساجد نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے " ہوے کہا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ صبح ہی صبح برف میں نجانے کہاں چلے گئے ہیں کہہ رہے تھے رات تک واپس آجائیں گے.

ناہید نے جواب دیا.

کہیں چلے گئے ہیں "------ ساجد پرسوچ انداز میں بڑبڑایا۔ "

لیکن وہ یہاں کہاں جاسکتے ہیں یہ جگہ تو ہم سب کیلیے بلکل اجنبی ہے اور پھر دور دور دور تک " یہاں سوائے برف کے کچھ بھی نہیں۔ ساجد نے کہا.

پھر کچھ سوچتے ہوئے سوالیہ انداز میں ناہید کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ کھانے پینے کا سامان بھی " اپنے ساتھ لے گئے ہیں--؟

نہیں "ناہید نے نفی میں سر ہلایا۔ "

خدانخواستہ انہیں کوئی نقصان نا پہنچ جاے۔ ساجد نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

سورج نکل آیا تھا .اور نرم دھوپ کی کرنیں سکون آمیز حدت پہنچا رہیں تھی .ساجد واپس جہاز میں گیا اور کاک پٹ میں جاکر ایک طاقتور قسم کی دوربین لے آیا جو وہ ہمیشہ اپنے ساتھ بیگ میں رکھا کرتا تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس نے دوربین کافی فاصلے دور تک کی رینج پر سیٹ کی اور آنکھوں سے لگا کر دیکھنے لگا .وہ وقفے وقفے سے اپنا زاویہ بھی تبدیل کرتا جارہا تھا۔

وہ کافی دیر تک یہی عمل دہراتا رہا لیکن سوائے مایوسی کے اسے کچھ ہاتھ نا آیا .حماد کا کہیں بھی کوئی اتا پتا نہیں تھا .ساجد طاقتور دوربین پاس ہونے کے باوجود زیادہ دور نہیں دیکھ پایا کیونکہ برفانی ٹیلے اس کی راہ میں حائل ہوگئے تھے.

کھانے کا ذخیرہ انتہائی خوفناک حد تک کم ہوگیا ہے .بمشکل کل تک چل پاے گا.

ناہید نے نیچے آکر اسے آگاہ کیا .ظاہر ہے حماد کی غیر موجودگی میں اسے ساجد سے ہی مشورہ کرنا تھا.

ہممم !ہم ایسا کرتے ہیں کہ آج ناشتہ میں کچھ نہیں کھائیں گے .دن میں صرف بقدر ضرورت لیں گے۔ ---- ساجد نے کہا تو ناہید نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی چارہ بھی نہیں تھا ۔

****

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد کہاں ہے ۔کچھ پتا چلا ، میرا بچہ ٹھیک تو ہے نا--؟ "

جیسے ہی خواب آور دوا کا اثر ختم ہوا تو نیند سے جاگتے ہی حماد کی امی نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی.

جمشید نے مسکرا کر اہلیہ کی طرف دیکھا .تم خوامخواہ پریشان ہوجاتی ہو بیگم ٹینشن مت لو پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے حماد کچھ نہیں ہوا وہ بلکل ٹھیک ہے .جمشید میاں کا چہرہ خوش اور کھلا ہوا تھا .بلاشبہ وہ اپنی اندرونی کیفیات اور جزبات کو چھپاتے ہوے اہلیہ کے سامنے کمال اداکاری کر رہے تھے۔

اور، اور وہ جو خبروں میں بتا رہے تھے۔ حماد کی امی نے حیرانی اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ پوچھا۔

ارے بیگم وہ تو پتا نہیں کونسی فلائٹ تھی جو کچھ دیر کیلیے ریڈار سے غائب ہوگئی تھی اور پھر " واپس سب ٹھیک ہوگیا تھا۔ اس کا ہمارے حماد سے کیا تعلق ---؟ جمشید میاں جانتے تھے کہ ان کی اہلیہ کو فلائٹس کے نمبر اور ان چکروں کے بارے میں زیادہ علم نہیں تھا وہ بس اتنا جانتی تھی کہ ان کا بیٹا ایک معقول ائیر لائن کیلیے جہاز اڑاتا ہے اور بس ------اگلے دس پندرہ منٹ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

تک جمشید میاں اپنی اہلیہ کو پوری طرح مطمئن کر چکے تھے ۔ نا صرف یہ بلکہ ان کے جاگنے سے پہلے ہی وہ ٹی وی کا کیبل کنشن بھی منقطع کر چکے تھے کہ کہیں حماد کی امی خبریں دیکھ کر پھر دوبارہ کوئی اثر نا لے لیں ۔ بہرحال فی الحال کیلیے جمشید میاں کسی نا کسی طرح یہ معاملہ سنبھال چکے تھے۔

****

دن کے وقت صورتحال کافی گھمبیر ہوگئی تھی۔ جب اسٹاف جو کہ اب ناہید اور ساجد دو افراد کا ہی رہ گیا تھا ۔ جب انہوں نے دن کے وقت کھانے کے بچے کچھے ذخیرے میں سے مسافروں کو کم مقدار میں کھانا دینا شروع کیا تو اس پر کچھ لوگو ں نے احتجاج اور شور شرابہ شروع کر دیا۔

ہمیں صبح بھی ناشتے میں کچھ نہی دیا اور اب بھی برائے نام کھانا دیا جارہا ہے .یہ صوتحال ناقابل قبول ہے۔ میں واپس جاکر تم لوگوں کی ائیر لائن پر کیس کردوں گا .سیٹھ چھابڑی والا نے کہا کیس کر دوں گا "شاید اس کا تکیہ کلام بن گیا تھا .یا پھر پہلے سے ہی تھا۔ "

ہاں ہاں سیٹھ صاحب بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آپ ہمیں بھوک سے مارنا چاہتے ہیں۔ یہ صورتحال ناقابل قبول ہے۔ دیکھا دیکھی اور بھی کچھ لوگ سیٹھ چھابڑی والا کے حمایتی ہوگئے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

دیکھیں سر آپ لوگ بات کو سمجھنے کی کوشش کریں ہمارے پاس کھانا اب نا ہونے کے برابر باقی رہ گیا۔ اگر ہم حالات سے سمجھوتہ کرتے ہوے جو مل رہا ہے اس پر ہی گزارہ کرنے کی کوشش کریں گے تو شاید ہم ایک دو دن مزید نکال دیں .لیکن اگر سارا کھانا اسی وقت ختم ہوگیا تو پھر آگے کیا ہوگا ۔۔۔؟ کیا آپ میں سے کسی کے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ ناہید کی مختصر سی تقریر پر پورے جہاز میں سانپ سونگھ گیا ۔ ساجد اور ناہید نے سکھ کی سانس لی کہ ساتھ بات ان لوگوں کی سمجھ میں آگئی ہے۔

نہیں نہیں ہم کھ نہیں جانتے ہمیں کھانا چاہیے اور آپ لوگ ہمیں روک نہیں سکتے .چلو بھائیوں.۔۔۔۔۔۔۔ سیٹھ چھابڑی والا انتشار پھیلانے سے باز نا آیا اور "چلو بھائیوں "کا نعرہ مستانہ لگاتے ہوئے اپنے بھاری بھرکم وجود کے ساتھ جہاز کے کچن کی سمت بھاگا۔ چار پانچ مزید لوگ اس کے پیچھے ہولئے۔

.اب ساجد کا حرت کا میں آنا ناگزیر تھا

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس نے فورا ناہید کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی سیٹھ چھابڑی والا قریب پہنچا تو ساجد نے " اس کے راستے میں ہلکی سی ٹانگ اڑا دی .دوسرے ہی لمحے سیٹھ چھابڑی اپنے گینڈا نما جثے کے ساتھ زمین پر تھا.

رک جائیے آپ لوگ ۔۔۔۔۔پیچھے سے مزید آنے والے لوگوں کیلیے ساجد آخری وارننگ جاری کی لیکن وہ مسلسل آگے بڑھتے ہی جارہے تھے۔ تب ساجد کا ہاتھ حرکت میں آگیا۔ آگے بڑھتے ایک شخص کے چہرے پر ساجد کا زوردار گھونسہ پڑا تو وہ منہ پکڑے زمین پر بیٹھتا چلا گیا .دو لوگوں کے انجام نے پیچھے آنے والے لوگوں کو خبردار کر دیا تھا اور وہ آگے بڑھنے کے بجاے رک گئے۔

اسی دوران کچھ مزید لوگ بھی ساجد کو مدد کرنے کیلیے آگے آگئے اور کچن کی طرف بڑھنے والے لوگوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا . سیٹھ چھابڑی والا بھی اٹھ کر کراہتے ہوے ساجد کو کینہ توز نظروں سے گھورتا ہوا پیچھے چلا گیا.

فضاء میں کافی تناوپیدا ہوگیا تھا۔ جہاز میں صرف مرد ہی نہیں تھے خواتین بھی تھی ۔ سیٹھ چھابڑی والا اور اس کے حامیوں کی وجہ سے ناخشگوار دھکم پیل اور مارپیٹ ہوئی تھی اس سے خواتین کافی خوفزدہ نظر آرہی تھیں۔

صورتحال پر قابو پالیا گیا تھا اور سب اپنے اپنے معمولات میں مشغول ہوگئے تھے .کوئی باہر نکل کر چہل قدمی کر رہا تھا تو کوئی ماضی کو یاد کر رہا تھا .کوئی ڈائری لکھ رہا تھا تو کوئی اللہ کا ذکر کر رہا تھا۔ مشرق سے نکلا سورج مغرب می طرف زوال پزیر ہورہا تھا لیکن-------ابھی تک حماد کا کچھ پتا نہیں تھا.

ساجد "مسلسل ریڈیو کو ٹھیک کرنے کی کوششوں میں مشغول رہتا تھا کہ کسی صورت وہ باہر کی دنیا تک اپنا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوسکیں۔ لیکن ابھی تک ان کوششوں میں ناکامی ہی ہاتھ آئی تھی .لوگوں میں اب شدید مایوسی چھانے لگی تھی۔ اور ان میں چڑچڑا پن پیدا ہوگیا تھا. کچھ لوگ بلا وجہ ہی آپس میں لڑتے پاے جاتے اور مشکل سے ان کا بیچ بچاو کرایا جاتا.

فہد ایک بات بتاو------ نوشین نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔

ہاں نوشین بولو---------- فہد نے کہا۔ بھوک اور حالات نے اگرچہ فہد کو بھی متاثر کیا تھا" لیکن ابھی بھی وہ نوشین بنسبت کافی بہتر تھا۔

فہد جہاز کا رنگ سفید ہے۔ نوشین نے عجیب سے لہجے میں کہا۔ "

جہاز کا رنگ سفید ہے، ہاں تو۰۰۰۰۰۰؟ فہد نے اس کا جملہ دہرانے کے بعد کہا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اور برف کا رنگ بھی سفید ہے---نوشین نے اسی لہجے میں کہا۔

ہاں یہ بھی ہے ، پھر------؟ فہد نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا.اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ نوشین کیا کہنا چاہ رہی تھی.

تو یہ کہ مثال کے طور پر اگر کوئی ہمیں ریسکیو کرنے کیلئے ڈھونڈ رہا ہوگا .یا پھر ویسے ہی کوئی فلائٹ یہاں سے گزر رہی ہوگی تو کیا ہم انہیں نظر آئیں گے----؟

فہد چند لمحے نوشین کی بات پر غور کرتا رہا۔ واقعی اس نے بہت پتے کی بات کی تھی .بلندی سے سفید برف میں سفید جہاز کا نظر آنا نا ممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور تھا .واقعی یہ بات خود اس کے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی جو نوشین نے اسے بتائی تھی۔

تم بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں نوشین --تم بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔

لیکن کہاں جارہے ہیں آپ ؟ نوشین نے پوچھا۔ "

بس ابھی آیا۔ فہد نے کہا اور کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ساجد قرآنی آیات کی تلاوت کر رہا " تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

معافی چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے "فہد نے کہا".

ساجد نے آنکھیں سکیڑتے ہوے اسے دیکھا .اور پھر چند لمحوں بعد فہد ساجد کو اپنے منصوبے کے بارے میں بتا رہا تھا۔

ساجد اس کی بات سے پوری طرح متفق تھا ۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ایسی چیزیں کہاں سے " تلاش کی جائیں جن کی مدد سے فضاء میں سے گرزنے والوں کی توجہ حاصل کی جاسکے .کافی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ جہاز کی وہ چیز جو فی الحال استعمال میں نہیں تھی انہیں باہر نکال ایک ترتیب کے ساتھ لمبی لائن کی صورت میں لگا دیا جاے تاکہ اگر کوئی جہاز اس رینج میں فضاء سے گزرے تو وہ انہیں دیکھ سکے.

(اے آر سیفی کے نام سے میرا آفیشل پیج موجود ہے اسے ضرور لائک کر لیں۔ تاکہ میری تحریریں آپ تک فورا پہنچ سکیں)

سب لوگوں کو کام سمجھا دیا گیا تھا کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ لیکن ابھی لوگ یہ کام شروع کرنے ہی والے تھے ایک شخص آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حلق کے بل چیخ پڑا.

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ دیکھو ، وہ دیکھو ایک جہاز جا رہا ہے۔ ہیلپ ہیلپ ہماری مدد کرو ، ہم لوگ یہاں ہیں۔ دیگر " لوگوں نے اشارے کی سمت اس جہاز کو دیکھا تو وہ سب بھی چیخ چیخ کر آوازیں دینیں لگے .لیکن ظاہر ہے اتنی بلندی تک ان کی آواز نہیں پہنچ سکتی تھی .چیخ چیخ کر کے گلے سوخ چکے تھے لیکن ---------جہاز نے جانا تھا اور وہ جاچکا تھا۔

مایوسی کے عالم میں وہ کام میں لگ گئے۔ اگر وہ لوگ یہ کام پہلے ہی کرچکے ہوتے تو شاید---- صورتحال کچھ مختلف ہوئی تھی ۔

****

رات کی خوفناک تاریکی نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ اور برفانی ٹھنڈ خون جمائے دے رہی تھی۔ اس قدر سردی میں باہر نکلنے کا تصور ہی دل دہلا دینے کیلئے کافی تھا .لیکن رات کی تاریکی میں ایک وجود ایسا بھی تھا جو برف پر انتہائی چوکنا اور احتیاط کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا ایک غار کے قریب پہنچ چکا۔ وجود نے غار کے قریب پہنچ کر اندر جھانکا .اور احتیاط کے ساتھ اندر داخل ہوگیا .ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وجود کو غار کے اندر کسی شے کی موجودگی کا خدشہ تھا اور اسی لیے وہ بھرپور احتیاط سے کام لے رہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

.اچانک ایک غیر انسانی آواز سنائی دی اور وجود غار کی دیوار کے ساتھ دبک گیا"

"یہ وجود کوئی اور نہیں کیپٹن حماد تھا"

جیسے ہی غیر انسانی آواز سنائی دی تو حماد نے غار کی دیوار کے ساتھ دبکنے کی کوشش کی تھی لیکن غیر انسانی آواز قدموں کی آہٹ مسلسل اسی کے قریب آتی جارہی تھی۔ حماد کا اس طرح دبکے رہنا مسئلے کا حل نہیں تھا۔ اگر وہ انسانی مخلوق یہاں پہنچ جاتی تو حماد کا اس کی نظروں میں آجانا طے تھا۔ اس لیے حماد نے فوری طور پر ارد گرد نظریں دوڑا کر چھپنے کی جگہ تلاش کرنا شروع کردی۔ قدموں کی آہٹ اب بلکل قریب آچکی تھی اور غیر انسانی غراہٹ میں بھی اضافہ ہوتا جارہا تھا۔

تب ہی حماد کی نظر غار کی دیوار میں موجود ایک دراڑ نما خلاء کی طرف پڑی۔ خلاء زیادہ بڑا نہیں " تھا۔ لیکن اتنا ضرور تھا کہ حماد اس خلاء میں باآسانی سما سکتا تھا .ویسے بھی وہ فٹ جسامت کا انسان تھا۔ چانچہ اس نے اپنے ارادے کو عملی جامہ میں پڑھنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی اور اگلے ہی لمحے وہ اس دراز نما خلاء میں چھپ چکا تھا۔

اگلے ہی لمحے جو مخلوق وہاں چلتے ہوئے پہنچی اسے دیکھتے ہی حماد کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ تقریباً 8 فٹ اونچی انسان سے مشابہ مخلوق اس کے سامنے تھی۔ اس کا سر سے پاوں سے پورا جسم ریچھ جیسے سفید بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

برفانی آدمی "حماد کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ "

****

ساجد کی ہدایت اور قیادت میں ان لوگوں نے بہت ہی طریقے اور سلیقے سے کام کیا تھا۔ ہر وہ چیز جہاز سے باہر نکال لی گئی تھی ان کے استعمال کی نہی رہی تھی اب۔۔۔ایک لمبی سی لائن کی صورت میں ان چیزوں کو ڈھیر کر دیا گیا تھا۔ مقصد صرف یہی تھا کہ اگر کوئی ریسکیو جہاز انہیں تلاش کرتا ہوا یہاں سے گزرے تو اس کو ان لوگوں کو ڈھونڈنے میں دشواری نا ہو۔ بالاخر کافی دیر کی محنت کے بعد یہ کام نمٹا لیا گیا۔ لوگوں کو انتہائی قلیل مقدار میں کھانے کی چیزیں دی گئیں جسے لوگوں نے بادل نہ خواستہ قبول کیا۔ سیٹھ چھابڑی والا اینڈ کمپنی دوبارہ کسی ہنگامے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن ساجد کے تیور دیکھتے ہوئے اس بار سیٹھ چھابڑی والا نے چپ سادھنے میں ہی عافیت سمجھی۔ برف کو پینے کے قابل پانی کے حصول کیلیے ایک بار پھر سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پھگلایا گیا۔ لوگوں نے کچھ ہی لمحوں میں کھانا چٹ کر دیا تھا۔ اور اب ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ اچانک ایک معمر سا شخص اپنی چھاتے پکڑے کراہنے لگا .وہ اپنی سیٹ سے لڑھک کر جہاز کے ٹھنڈے فرش پر گرپڑا اور تڑپنے لگا .کچھ فورا اس کے گرد جمع ہوگئے اور اسے سبھالنے کی کوشش کرنے لگے۔

ہٹیے ہٹیے پلیز، پیچھے ہٹیے مجھے ان کو دیکھنے دیجئیے - ناہید یہ کہتی ہوئی فورا وہاں پہنچ گئی .ساجد " بھی اس کے ہمراہ تھا.

ان کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ ناہید نے انتہائی تشویش زدہ لہجے میں کہا اور اسے ٹریٹمنٹ دینے کی پوری کوشش کرنے لگی .وہ اسے بچانے کی پوری کوشش کررہی تھی۔ وہاں موجود دیگر لوگ بھی اس اچانک پیش آنے والی صورتحال پر دم بخود تھے۔

طبی سہولتیں نا ہونے کے برابر تھی - ناہید اپنی تمام ترکوششوں کے باوجود اسے بچا نہیں پائی۔

معمر شخص دم توڑ چکا تھا اور اس کی روح قفس عصری سے پرواز کر چکی تھی - "

ناہید نے ساجد کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے سر ہلادیا۔ چند ہی لمحوں میں یہ بات سب " لوگوں کو پتا چل گئی تھی اور فضاء سوگوار ہوگئی تھی۔ لاش کو یونہی نہیں چھوڑا جاسکتا تھا چانچہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

.باہمی مشاورت سے یہ طے پایا کہ کچھ دور برف میں گڑھا کھود کر لاش کو وہاں دفن کر دیا جائے اس طرح لاش خراب ہونے سے بچ سکتی تھی .اور اگر وہ لوگ یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوپاتے تھے اس کی میت ورثاء کے حوالے کی جاسکتی تھی۔ چانچہ ایسا ہی گیا اور اسے برف میں گڑھا کھود کر لاش کو دبادیا گیا۔

ساجد برف میں کچھ دور بیٹھا خلاء میں نجانے کیا گھور رہا تھا جب ناہید اس کے پاس پہنچ گئی۔

سر حماد ابھی تک واپس نہیں آئے ۔ ناہید نے انگلیاں چٹکاتے ہوئے کہا۔ "

ہمممم !اور وہ اپنے ساتھ کچھ کھانے کا سامان بھی نہیں لے کر گئے۔ ساجد ناہید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

اب دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو حماد سر زندہ ہیں، یا پھر خدا نخواستہ انہیں کچھ ہوگیا ہے۔

اور اگر وہ زندہ ہیں تو اس کا مطلب یہ کہ انھوں نے کہیں نا کہیں سے خوراک کا حل ڈھونڈ لیا ہے۔ اور ہم سب بھی بچ سکتے ہیں۔ ساجد نے حالات ک باریک بینی سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اللہ نا کرے سر حماد کو کچھ ہو۔۔۔ناہید نے فکرمندی سے کہا۔

اگر سر حماد زندہ ہیں تو اس کا مطلب ہم سب بھی بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ کہیں نا کہیں سے تو انہوں نے خوراک کا انتظام کیا ہوگا .ساجد نے خلاء میں دیکھتے ہوئے پر سوچ لہجے میں کہا.

ہمیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کے بجائے سر حماد کی طرح نکلنا چاہیئے خوراک کی تلاش کیلئے ۔۔۔ناہید نے کہا۔

ہممم !ٹھیک کہتی ہو ۔ ساجد نے ایک گہری سانس خارج کی اور پھر ناہید کی طرف دیکھا۔

کھانے کا مزید کتنا سامان بچا ہے۔۔؟ "

صرف اتنا کہ آخری بار ہی دیا جاسکتا ہے اس کے بعد کھانے کا نام پر ایک دانہ بھی نہیں بچے گا۔ ناہید نے جواب دیا ۔

ہممممم !ساجد نے صرف اتنا ہی کہا۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا

****

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں مسلی ، لیکن اس کی آنکھوں کو دیکھنے میں کوئی دھوکہ نہیں ہوا تھا .اس نے بلکل ٹھیک دیکھا تھا .اس کے سامنے اس وقت برفانی آدمی موجود تھا جی ہاں !برفانی آدمی جسے "یتی "بھی کہا جاتا تھا۔ وہی یتی جس کے قصے اس نے مختلف رسائل اور مختلف ڈاکومنٹریز میں دیکھے تھے۔ یہ جانور جسے "یتی "کا نام دیا گا تھا .ایک لمبے عرصے سے مہم جؤوں اور ریسرچ کرنے والوں کا موضوع بحث تھا۔

اس بات کا پتا لگانے کیلئے کہ آیا "یتی "کا حقیقت میں کوئی وجود ہے بھی یا یہ محض ایک افسانہ اور افواہ ہے۔ ماہرین نے بڑے پیمانے تحقیق کی تھی۔ جس پر بہت سارا سرمایہ بھی خرچ ہوا ، لیکن نتیجہ وہی دھاک کے تین پات -----یتی آج تک ایک معمہ بنا ہوا تھا .کچھ لوگوں کو ایمان کی حد تک یقین تھا کہ یتی ایک حقیقت ہے .اور اس کا وجود ہے۔ یہ انتہائی بلند ترین برفیلے علاقوں میں رہتا ہے اور انسانوں سے دور بھاگتا ہے .اس لیے کبھی اس کی موجودگی کہ ثبوت حاصل نا ہوسکے .جبکہ دوسری طرف کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ یتی کا کوئی وجود نہیں ہے .یہ محض ایک افسانہ اور انسانی ذہن کی اختراع ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں ۔

نیشنل جیوگرافک چینل نے "یتی "پر ایک تفصیلی ڈاکومنٹری فلم نشر کی تھی .جس میں بتایا" گیا تھا کہ یتی)برفانی آدمی (پر اب تک کون کون سی تحقیق کی گئی تھی ۔ اور اس کی موجوگی کے

حق میں رد میں کون کونسے دلائل اور ثبوت سامنے آئے تھے۔ بہرحال یہ ایک نیشنل جیوگرافک چینل کی ایک معلوماتی اور تحقیق پر مبنی ڈاکومنٹری تھی جس کا خلاصہ یہ تھا ۔ سائنسدان مخمصے کا شکار ہیں اور ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ روئے زمین پر "یتی) "برفانی آدمی (کا کوئی وجود ہے یا نہیں ۔

اور اب وہی جیتا جاگتا برفانی آدمی حماد کی آنکھوں کے سامنے موجود تھا۔ حماد بغیر پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا .یہ اور بات تھی کہ برفانی آدمی اس بات سے قطعی بے خبر تھا کہ صدیوں سے جس انسان کو اس نے گرد تک بھی نہیں پہنچنے دیا تھا .اب ایک انسان اس کی آرام گاہ تک پہنچ چکا تھا .چاہے انجانے میں ہی سہی لیکن بہرحال پہنچ چکا تھا۔ برفانی آدمی جس طرح آیا تھا اسی انداز میں غار کی اندرونی طرف لوٹ گیا .اس کے جانے کے بعد حماد نے احتیاط کے ساتھ آس پاس کی سن گن لی ۔ بھاری قدموں کی آہٹ اب دور جاچکی تھی ۔ جہاز سے نکلے ہوئے آج حماد کو تیسرا یا چوتھا دن تھا۔ اور اس کا یہاں تک پہنچنا بھی ایک ایڈونچر اور مہم جوئی سے کم نہ تھا.

نکلتے وقت اس نے صرف ایک ٹارچ ، سٹک، اور ایک چھوٹا سا بیگ اپنے ساتھ لیا تھا .شدید ٹھنڈی ہوا کہ تھپیڑے کانوں کو سرسرا رہے تھے لیکن وہ مسلسل آگے بڑھتا رہا .راستے میں برفانی ٹیلے سے جن پر وہ چڑھائی کر رہا تھا .کافی دیر کی مشقت کے بعد وہ ان ٹیلوں کو پار کار چکا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

تھا اور اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ اسے چلتے ہوئے کافی دیر ہوگئی تھی لیکن ابھی تک اس کے سامنے تاحد نگاہ ویسا کا ویسا ہی میدان تھا جیسا جہاز سے چلتے وقت اس کے سامنے تھا.

یہاں کچھ دیر بیٹھ کر سستانے کے بعد پھر سے چل پڑا۔ اس بار اس کے سامنے جو برفانی ٹیلہ آیا وہ پچھلے تمام ٹیلوں سے کافی بڑا اور اونچا تھا ۔ اور اسے پار کرتے وقت حماد کو دانتوں پسینہ آگیا .چڑھائی تو اس نے جیسے تیسے مکمل کر لی تھی لیکن جیسے ہی وہ نیچے اترنے لگا اچانک اس کا پاوں لڑکھڑایا اور وہ گولی کی رفتار سے نیچے گرنے لگا ۔

****

بالاخر وہ کٹھن ترین وقت بھی آگیا جب جہاز میں موجود کھانے کا بچہ کھچہ آخری حصہ بھی لوگوں کو دے دیا گیا .تمام لوگ کھانا کھا چکے تھے اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا گیا تھا کہ اسٹاف کے پاس ان کو دینے کیلئے کچھ نہیں بچا .اب سب کو اپنی بقا کی جنگ خود لڑنی ہوگی۔ اور زندگی سے رشتہ بنائے رکھنے کیلئے خود خوراک حاصل کرنے کے ذرائع ڈھونڈنے ہونگے۔ ساجد نے باقاعدہ اعلان کر دیا تھا۔ اور اس کے ساتھ سب پریشانی اور تشویش سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے.

طبی نقطہ نظر سے انسان بغیر کھائے پیے زیادہ سے زیادہ تین دن تک زندہ رہ سکتا ہے۔ "

لیکن یہ عرصہ حالات اور موسم کے مطابق کم یا زیادہ بھی ہوسکتا تھا .یہاں موسم سرد تھا اور محنت نا ہونے کے برابر------ اس طرح شاید یہ لوگ زیادہ دن رہ سکتے تھے، لیکن

----------لیکن ایک منفی پہلو یہ بھی تھی کہ انہیں پہلے ہی بہت کم خوراک میسر ہورہی تھی ، دن میں صرف ایک بار-------اب بلکل ہی خوراک کے ایک دانے کے بغیر یہ لوگ کتنے دن موت سے لڑ سکتے تھے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ بوڑھے اور بیمار لوگوں کو نارمل لوگوں کے مقابلے اور زیادہ مشکلات آسکتی تھی۔ لیکن سب حالات کے آگے مکمل بے بس تھے۔

بے بسی ان لوگوں پر قہقہے لگا رہی تھی اور ناچ رہی تھی۔ "

یہ نہیں ہوسکتا ، یہ بلکل نہیں ہوسکتا ، یہ ہو ہی نہیں سکتا ۔ اس طرح تو میں بھوک سے مر جاوں گا۔ اور میں مرنا نہیں چاہتا بلکل بھی مرنا نہیں چاہتا ، میرے لیئے کچھ کرو ورنہ میں کیس کر دوں گا ، میں تم سب لوگوں پر کیس کردوں گا۔ سیٹھ چھاپڑی والا اچانک ہذیانی انداز میں چلانے لگا .آخر میں اس نے اپنا مخصوص جملہ بھی دہرادیا تھا۔

لیکن کسی نے بھی اس پر دھیان نہیں دیا اور نا ہی اس کی باتوں کا کسی نے جواب دینا ضروری سمجھا۔ وہاں سب لوگوں کو اب اپنی پڑی تھی۔

خوراک ختم ہونے کا سن کر سب کے اوسان خطا ہوگئے تھے اور ان لوگوں کو اپنی موت صاف نظر آنے لگی تھی۔ ظاہر اس برفیلے میدان میں انہیں کوئی ایسی امید نظر نہیں آرہی تھی جس سے خوراک کا حصول ہوسکے۔ سوائے اس موہوم سی امید کے کہ یہاں سے گزرنے والی کوئی فلائٹ انہیں دیکھ لے اور ان کی زندگی بچ جائے اس کے سوا جان بچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آرہا تھا۔

****

حماد نیچے اترتے ہوئے لڑکھڑایا اور گولی کی رفتار سے نیچے گرنے لگا .ایک لمحے کیلئے اس کے سامنے ہر چیز گھوم کر رہ گئی اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے۔ وہ برفیلی ڈھلوان سے تیزی کے ، ساتھ لڑھکتا ہوا نیچے گر رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔ اور جب تک وہ سنبھل پاتا وہ نیچے گرا اور کچھک کی آواز کے ساتھ اس کا پاوں گھٹنوں تک انتہائی سرد مائع میں دھنس چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

(عموما میں ایک دن چھوڑ کر قسط دیتا ہوں . لیکن قارئین کے بے حد پیار اور محبت کو دیکھتے ہوئے آج یہ سرپرائز قسط دے رہا ہوں۔ تو پھر مزے سے پڑھیئے، قسط پڑھ کر اپنا تفصیلی تبصرہ کرنا مت بھولیں)

حماد کا پاؤں گھٹنوں تک انتہائی سرد ترین مایا میں دھنس چکا تھا۔ لڑھک کر گرنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے تک تو حماد سنبھلنے اور سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا کہ ہوا کیا ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ہر چیز گھوم کر رہ گئی تھی۔

لیکن اب جب " حماد"لینڈ "کر چکا تھا تو اس نے اپنے ارد گرد دیکھا اور صورتحال کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ۔ تب ہی اس کے پاوں میں انتہائی سرد سنسنی کا احساس ہوا تو اس نے اپنے پاؤں کی طرف دیکھا۔ حماد کا پاوں برف کو توڑ کر اندر دھنس گیا تھا اور برف کی موٹی تہہ کے نیچے پانی بہہ رہا تھا۔ کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد حماد اپنا پاوں باہر نکالنے میں کامیاب ہوگیا . خیر گزری کے معمولی چوٹ ہی آئی تھی لیکن اس معمولی چوٹ نے برف کی موٹی تہہ کے نیچے بہہ رہے پانی کا انکشاف کر دیا تھا . حماد اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور اس جگہ کا جائزہ لینے لگا .ٹیلوں کے بیچ میں یہ تیس چالیس فٹ چوڑا راستہ سا تھا جو لمبائی میں دور تک جارہا تھا .اگر اس موٹی برف کی تہہ کے نیچے پانی کا انکشاف نا ہوتا تو حماد یہ کبھی نا جان پاتا کہ یہ در اصل ایک دریا ہے ۔ جس

کی اوپری تہہ شدید ٹھنڈ کی وجہ سے جم چکی ہے لیکن اندر اب بھی پانی بہہ رہا ہے۔ حماد کے ذہن میں یہ ساری باتیں آئی اور چلی گئیں.

اس نے اپنا بیگ پیچھے لٹکا لیا اور ایک بار پھر سے سفر شروع کر دیا .اس بار اس نے اس جمے " ہوئے دریا کے ساتھ ساتھ ہی چلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے امید تھی کہ یہ راستہ اسے کہیں نا کہیں ضرور پہنچا دے گا۔ ابھی وہ کچھ قدم چلا ہی تھا کہ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ تقریبا اچھل ہی پڑا۔ اگر یہاں پانی تھا تو اس کا مطلب آبی زندگی کی موجودگی بھی لازم تھی.

ہوسکتا ہے مچھلیاں بھی ہوں۔ یہ خیال آتے ہی اس کے چہرے پر ایک امید اور خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ واپس پلٹا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اگر یہاں مچھلی موجود تھی بھی تو وہ اس چھوٹے سے سوراخ میں سے انہیں کیسے پکڑتا۔ اور وہ بھی مچھلی پکڑنے والے اوزار کے بغیر------اس مسئلے کا حل ڈھونڈنے کیلئے کیپٹن حماد گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ وہ اسی طرح کچھ دیر گہری سوچ میں ڈوبا رہا اور پھر اچانک اس کی آنکھوں میں چمک امنڈ آئی ۔ وہ اپنے زرخیز ذہن میں ایک ترکیب سوچ چکا تھا ۔ اگر قسمت اس کا ساتھ دیتی تو اسے کامیابی ضرور ملتی

-

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

.اس نے اپنا بیگ کندھوں سے نیچے اتارا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کی زپ کھولنے لگا

بیگ کی زپ کھولنے کے بعد اس نے ٹارچ نکالی جو اس نے جہاز سے روانہ ہوتے وقت اپنے ساتھ لی تھی۔ یہ ایک چھوٹی مگر اچھی کوالٹی کی طاقتور بیٹری والی ٹارچ تھی ۔ اس نے بائیں ہاتھ میں ٹارچ پکڑ کر اندر پانی میں روشنی ڈالی جہاں سے برف ٹوٹ کر اس کا پاوں دھنسا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں سٹک سنبھال لی جس کا ایک سرا آگے سے نوک دار تھا. حماد مچھلی پکڑنے کیلئے جو طریقہ اختیار کر رہا تھا یہ ایک طرح سے اندھیرے میں تیر چلانے کے مترادف تھا ۔ اور یہ بات وہ خود بھی اچھی طرح جانتا تھا ۔ لیکن-------------------اس کا نام حماد تھا۔ ''کیپٹن حماد ''وہ اس طرح کے ناممکنات کو ممکن بنانے کیلئے ہی جانا تھا ۔ وہ اس بات کا قائل تھا کہ کامیابی ہمیشہ انہی کو ملتی ہے جو نئے چیلنجز قبول کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں۔

کوشش کرنے سے پہلے ہی کسی منصوبے کا ناقابل عمل قرار دے دینا۔ ہی اس کے نزدیک ناکام لوگوں کی نشانی تھی۔ اور وہ ناکامیاب انسان نہیں تھا اور نا ہی آئدہ بننا چاہتا تھا ۔ چناچہ وہ ایک ہاتھ میں ٹارچ اور دوسری ہاتھ میں نوک دار سٹک لئے پوری طرح تیار تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس نے خدا کا نام لے کر بیٹری کا بٹن آن کر دیا .جیسے ہی طاقتور ٹارچ کی تیز روشنی اندر پڑی تو پانی میں ہلچل مچی اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایا ہاتھ کسی ماہر شکاری کی طرح حرکت میں آیا اور اس کی سٹک پانی میں اندر تک گھستی چلی گئ۔

اس نے سٹک باہر نکالی .جو کہ اب کافی وزنی معلوم ہورہی تھی۔

اس کا اندھیرے میں چلایا ہوا تیر بلکل ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔ سٹک میں ایک نہیں پوری تین مچھلیاں پھنسی ہوئی تھی .یہ کافی بڑی اور موٹی تازی مچھلیاں تھی اور حماد کیلیۓ ایک مچھلی ہی کافی تھی لیکن اس نے کچھ سوچ کر شکار والی مشق دوبارہ دہرانے کا فیصلہ کیا۔ اس بار اسے ناکامی ہوئی ۔ لیکن اس نے ہمت نہی ہاری۔ وہ بار بار کوشش کرتا رہا اور سٹک پانی میں اتارتا رہا ۔ اس کی کئ کوشش ناکام گئ لیکن کچھ کامیاب بھی رہیں ۔ لیکن بہرحال اتنا ضرور تھا کہ اب اس کے پاس کافی مقدار میں مچھلی جمع ہوچکی تھی .اور ساتھ ہی اس کا بازو بھی تھک کر شل ہوگیا تھا۔ وہ کچھ دیر کیلیۓ چت لیٹ گیا۔ اور نیلے آسمان کو گھورتا رہا ۔

اس کے بعد اس نے سٹک کی نوک کی مدد سے ایک مچھلی کا پیٹ چاک کیا۔ جو کہ باقی سب کی نسبت چھوٹی تھی۔ مچھلی کے پیٹ سے آلائش وغیرہ صاف کرکے اب وہ اسے کھانے کیلیۓ دل

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کو مضبوط کررہا تھا۔ اس نے آج تک کبھی بھی کچی مچھلی یا گوشت نہیں کھایا تھا۔ اور ظاہر ہے یہاں ایسی کوئی سہولت نہیں تھی کہ مچھلی پکائی جا سکتی۔ چانچہ اسے مجبورا مچھلی کو بغیر پکائے ہی کھانا تھا۔ وہ کچھ دیر یونہی مچھلی کو ہاتھ میں پکڑے گھورتا رہا جیسے اس سے سوال و جواب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور پھر اللہ کا نام لے کر کھانے لگا۔ مشکل ضرور ہوئی لیکن اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ پیٹ میں کچھ کھانا تو گیا۔

جیسے جیسے وہ مچھلی کا گوشت کھاتا جارہا تھا اس کے جسم میں توانائی سی بھرتی جارہی تھی ۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ایک مچھلی کا پیٹ مزید چاک کیا اور آلائش وغیرہ صاف کرنے کے بعد اسے اور ٹارچ دونوں کو بیگ میں رکھ لیا۔

اس نے باقی مچھلیاں وہیں رہنی جو کہ اچھی خاصی مقدار میں تھی۔ اس نے بیگ واپس کندھوں سے لٹکایا اور اپنی سٹک اٹھانے کے بعد ایک پھر سے سفر کیلئے نکل کھڑا ہوا۔ لیکن اس کا رخ جہاز کی طرف اب بھی نہیں تھا۔ اسے تو راستہ تلاش کرنا تھا ۔ ہاں زندگی کا راستہ ، اس نے ایک نظر مچھلیوں کے ڈھیر پر ڈالی اور اس کے بعد ایک مسکراتی ہوئی نظر اس طرف ڈالی جس طرف

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سے وہ آیا تھا۔ تم لوگ بھی کیا یاد کرو گے۔ اس نے دل ہی دل میں کہا اور ایک بار پھر سے چل پڑا۔

اس کے بعد وہ بغیر رکے چلتا رہا چلتا رہا اور چلتا ہی رہا۔ یہاں تک کہ رات ہوگئی ۔ اور رات اپنے ساتھ خون جما دینے والی سردی بھی لائی .اب اسے فوری طور پر سر چھپانے کیلئے کوئی ٹھکانہ یا پناہ گاہ چاہیئے تھے۔

سرد اندھیری رات میں وہ آگے بڑھ رہا تھا کہ اسے یہ غار نظر آگئی۔ جو کسی پہاڑی چٹان میں بنی ہوئی تھی۔ اس سے بہتر پناہ گاہ کم از کم اس وقت اس سے بہتر اور کوئی اس کیلئے نہیں ہوسکتی تھی۔

چانچہ وہ اس کی جانب بڑھنے لگا .لیکن احتیاط کے ساتھ ۔ کیونکہ وہاں کوئی موذی جانور بھی موجود ہوسکتا تھا جو اس وقت اپنے آرام میں خلل ڈالنے پر حماد پر حملہ بھی کر سکتا تھا۔ جیسے ہی حماد اس غار میں داخل ہوا تھا اسے وہ غیر انسانی آواز سنائی دی تھی۔ اور یہیں جانے انجانے میں اس کا سامنا برفانی آدمی)یتی (سے ہوگیا تھا۔

****

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وقت کا کام تھا گزرنا، اور وہ گزر رہا تھا۔ جہاز میں موجود لوگوں کو آخری بار کھانا کھائے تقریباً دس گھنٹے ہونے کو آئے تھے اور وہ لوگ بھوک سے نڈھال ہوچکے تھے۔ سیٹھ چھابڑی والا جیسے موٹی جسامت کے لوگوں کیلئے صورتحال مزید کٹھن ہوگئی تھی۔ ایک تو موٹاپے کی وجہ اسے بھوک زیادہ لگتی تھی اور دوسرا یہ کہ اس کے ایک اشارے پر انواع اقسام کھانے اس کے سامنے پیش کرنے کیلئے نوکر ہر وقت موجود رہا کرتے تھے .اور آج یہ وقت تھا کہ وہ سوچ رہا تھا اگر کوئی باسی سوکھی روٹی بھی مل جائے تو اس سے پیٹ بھر لوں گا۔ لیکن قسمت کی ستم ظریفی یہ کہ اس وقت کھانے کیلئے اسے ایک سوکھی روٹی بھی میسر نہیں تھی۔

کچھ لوگوں نے بھوک سے بیتاب ہوکر برف کھانے کیلئے منہ میں بھر لی لیکن اس سے بھوک تو کیا مٹنی تھی الٹا نقصان ہوا۔ یہ کھلی برف تھی اور صحت کیلئے اس کے مضر اثرات بھی تھی۔ اس سے پہلے وہ برف کو پانی بنانے کیلئے ابالا کرتے تھے جس کی وجہ سے اس کے مضر بیکٹیریا وغیرہ ختم ہوجاتے تھے۔ لیکن اب جب بھوک کی وجہ سے کچھ لوگوں نے برف کھائی تو اس نے معدے میں انفیکشن کر دیا۔ اور وہ پیٹ پکڑے وہیں لیٹ گئے اور کھانسنے لگے۔ ہر کسی کو اپنی جان کے لالے پڑے تھے۔ اور کوئی ان کیلئے کچھ بھی نہی کرسکتا۔ یہاں تو کھانے کو ایڑیاں رگڑ رہے تھے کجا کہ انہیں دوائیاں وغیرہ دی جاتی۔ کچھ لوگ گرتے پڑتے ان درختوں کے پاس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پہنچ گئے جو اکا دکا یہاں قریب و جوار میں پائے جاتے تھے۔ پیٹ کا دوزخ پوری طرح جل رہا تھا اور اسے بھرنے کیلئے صرف ایک ہی چیز چاہیئے تھی اور وہ تھا ---------------کھانا۔

جب ان لوگوں نے درخت پر لگے پتوں کو دیکھا تو بے اختیار اسے کھانے کو دوڑے۔ اور توڑ کر کھانے لگے۔ لیکن-----------

وہ اس بات سے قطعی بے خبر تھے کہ اس درخت کے پتے زہریلے تھے۔ وہ پتے انہیں زندگی کے بجائے کھینچ کر موت کی وادی کی طرف لے گئے۔

زہر کی تاثیر اتنی تیز تھی کہ جس نے بھی وہ پتے کھائے وہ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ جن لوگوں نے ابھی پتے نہیں کھائے جب انہوں نے دیگر لوگوں کا حال دیکھا تو خوف رونگھٹے کھڑے ہوگئے اور واپس جہاز کے پاس آکر ہی دم لیا۔

ایک لیڈی جس کے پاس انتہائی قیمتی اور اعلی کوالٹی چمڑے کا بیگ تھا۔ اس نے ناہید سے درخواست کی کہ وہ اس کی مدد کرے ، وہ اپنے چمڑے کے بیگ کو ابال کر کھانا چاہتی ۔

وہاں بہت ہی بدترین حالات تھے۔ اور ساجد یہ بات اچھی طرح دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس اب صرف دو ہی راستے بچے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

یا تو یونہی مدد کا انتظار کرتے کرتے ایڑیاں رگڑتے ہوئے مر جائیں یا پھر حماد کے نقش قدم پر چلا جائے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ حماد زندہ ہے یا نہیں۔

لیکن یہاں انتظار کر کے مرنے سے بہتر تھا کہ آخری دم تک کوشش اور جدوجہد کرتے ہوئے مرا جائے۔

چانچہ اس نے اپنی بچی کچھی توانائی جمع کی اور اس طرف نکل کھڑا ہوا جس طرف ناہید کے مطابق حماد گیا تھا۔ یہ مغرب کے آس پاس کا وقت تھا جب وہ اس راستے پر نکلا تھا۔

ناہید نے اس لیڈی کی مدد کی درخواست قبول کر لی تھی اور وہ اس کے چمڑے کے بیگ کو " ابالنے میں مدد کررہی تھی ۔ کافی دیر تک ابالنے کے بعد چمڑہ بہت نرم ہوگیا تھا۔ لیڈی نے ناہید کو بھی شامل کر لیا۔ اور وہ دونوں ابلا ہوا چمڑہ کھانے کی کوشش کرنے لگیں ۔

ادھر سیٹھ چھاپڑی والا کا بھوک سے برا حال تھا اور وہ جہاز کی دیواروں سے ٹکراتا پھر رہا تھا۔

ہائے ظالموں نے بھوک سے ماردیا۔ کیس کر دوں گا، بخدا کیس کر دوں گا۔ سیٹھ چھابڑی والا اپنی ہی دھن میں بولتا جارہا تھا لیکن وہاں اس کی دہائیوں پر دھیان دینے والا کوئی نہیں تھا۔

https://classicurdumaterial.com/

رات آئی اور ساتھ نیند بھی لائی ۔ نیند نے کسی حد تک ان کی بھوک پر مرہم رکھ دیا تھا ۔لیکن یہ وقتی مرہم تھا بلکل عارضی۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب ناہید کی آنکھ کھل گئی۔ اسے باہر سے کچھ عجیب سی آوازیں آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس نے ان آوازوں کے بارے میں جاننے کا فیصلہ کیا .اس نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ آوازیں اسی طرف سے آرہی تھی جس طرف مر جانے والے شخص کی لاش برف میں دفن تھی۔

وہ طرح طرح کے وسوسے دل میں لیئے ہوئے جہاز سے باہر آگئی۔ ٹارچ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اور اس نے سردی سے بچنے کیلئے گرم چادر اچھی طرح اپنے گرد لپٹ لی تھی۔

وہ ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتی جارہی تھی .آوازیں بھی اب قریب سے آنا شروع ہوگئی تھی۔ ناہید کو اچھی طرح سے یاد تھا کہ یہ ٹھیک وہی جگہ تھی جہاں دل کے دورے سے مر جانے والے شخص کو دبایا گیا تھا۔ جیسے ہی قریب پہنچ کر ناہید نے ٹارچ کی روشنی ڈالی .اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

وہ ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتی جارہی تھی .آوازیں بھی اب قریب سے آنا شروع ہوگئی تھی۔ ناہید کو اچھی طرح سے یاد تھا کہ یہ ٹھیک وہی جگہ تھی جہاں دل کے دورے سے مر جانے والے شخص کو دبایا گیا تھا۔ جیسے ہی قریب پہنچ کر ناہید نے ٹارچ کی روشنی ڈالی .اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

(اب آگے پڑھیئے)

برف میں گڑھا کھدا ہوا تھا اور مر جانے والے آدمی کی لاش باہر پڑی۔ اور لاش کے پاس ہی سیٹھ چھابڑی والا اور جہاز کے دو تین مزید لوگ موجود تھے .ان کے منہ میں خون لگا ہوا تھا اور وہ لاش کا گوشت نوچ نوچ کر کھانے میں مصروف تھے۔

رات کی تاریکی میں ان کے دانتوں سے ٹپکنے والے خون کے قطرے انتہائی بھیانک منظر پیش کررہے تھے اور وہ لوگ ڈریکولا کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے پاس چھری بھی تھی جس سے وہ گوشت کو کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے .چھری وہ غالبا جہاز کے کچن سے اٹھا لائے تھے۔

یہ منظر دیکھ کر ناہید کے رونگھٹے کھڑے ہوگئے اور اسے ابکائی آگئی۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ناہید کی آواز سن کر ایک لمحے کیلیئے چونک کر ان لوگوں نے اس کی طرف دیکھا لیکن پھر وہ دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہوگئے.

ناہید کیلیئے اب ایک لمحے کیلیئے بھی وہاں رہنا محال تھا .اس نے فورا وہاں سے دوڑ لگادی اور جہاز میں آکر ہی دم لیا .اس کی سانسیں بری طرح پھول رہی تھی اور دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی۔ کچھ پہلے اس نے جو منظر دیکھا تھا اس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی.

بطور ایک پروفیشنل ائیر ہوسٹس وہ چاہے کتنی ہی نڈر کیوں نا سہی لیکن آخر عورت ذات تھی۔ اور اس منظر نے اسے بری طرح خوفزدہ کر دیا تھا۔

کاش حماد سر یہاں ہوتے ۔ اس نے دل میں شدت سے سوچا۔ پھر نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

صبح ہوتے ہی یہ بات سب لوگوں میں پھیل گئی۔

سیٹھ چھابڑی والا اور اس کے ساتھی لوگوں کو اپنے کیئے پر کوئی شرمندگی نہی تھی۔

صورتحال پہلے ہی بدترین اور مخدوش تھی اوپر اس واقعے نے اس میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بچی کچھی "لاش کو فہد وغیرہ نے مل کر دوبارہ دفن کر دیا ۔ اور سیٹھ چھاپڑی والا اینڈ کمپنی کے " کارنامے پر سر پیٹ کر رہ گئے۔

مزید یہ ہواکہ برف کھانے کی وجہ سے جن لوگوں کے پیٹ میں انفیکشن ہوا تھا .ان میں سے بھی تین لوگوں کی موت واقع ہوگئی۔

.فضا کافی سوگوار تھی۔ مردوں کا کون سوگ مناتا یہاں تو زندوں کی حالت بھی بدتر تھی

دوپہر تک ناہید بلکل نڈھال ہو چکی تھی۔ اسے لگا جیسے یہ اس کی زندگی کے آخری پل ہوں۔ کیپٹن حماد کے بعد ساجد بھی پتا نہیں کہاں چلا گیا تھا۔

فہد اور نوشین شدید بھوک اور نقاہت سے نڈھال ہو کر لیٹے تھے۔ "

نوشین مجھے معاف کر دینا۔ میں تمہارے لیئے کچھ نہیں کر پایا ، کوئی وعدہ پورا نہیں کرسکا۔ " حالات نے مجھے بلکل بے بس کر کے رکھ دیا ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

نہیں فہد !ایسا مت کہیں ،آپ ہی میرے لیئے سب کچھ ہیں۔آپ نے مجھے اتنی خوشیاں " دی ہیں کہ اگر اب مر بھی جاوں تو مجھے کوئی گلہ نہی۔ نوشین نے نقاہت بھرے لہجے میں بمشکل کہا۔

کمزوری کی وجہ اس سے الفاظ بھی ٹھیک طرح ادا نہیں ہوپارہے تھے۔

فہد نے اپنی بیوی کی یہ حالت دیکھی تو شدید بے لبسی سے اس کے آنسو نکل آئے۔ اور پھر وہ اپنے آنسوں کو کنٹرول نہی کر پایا اور وہ بہتے چلے گئے۔

****

ساجد نے بلکل وہی راستہ اختیار کیا تھا جس طرف کا رخ حماد نے کیا تھا۔ وہ گرتا پڑتا سفر کرتا رہا اور چلتا رہا .اس میں چلنے کی سکت بلکل بھی نہی رہی تھی ۔ لیکن وہ چلتا رہا ، چلتا رہا، اور چلتا ہی رہا۔

یہاں تک کہ اس نے وہ اونچا ٹیلا بھی پار کر لیا جہاں سے حماد گزرا تھا ، اور جس کے بار جما ہوا دریا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

شدید نقاہت اور کمزوری کی وجہ ٹیلے سے اترتے وقت اسے چکر آگئے ۔ اور وہ لڑھکتے ہوئے نیچے گرنے لگا۔ اب وہ لڑھکنا بند ہوچکا تھا اور جمے ہوئے دریا پر لیٹا تھا۔ کچھ دیر تک وہ یونہی لیٹا رہا ۔ اس کے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوئی ، اور اس کی آنکھیں بند تھی۔

کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دی .نقاہت اس قدر زیادہ ہوچکی تھی کہ اس میں اب اٹھنے کی بھی سکت نہیں بچی تھی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے ہر چیز دھندلا رہی تھی، لیکن کسی نا کسی طرح اس نے کروٹ تبدیل کی.

اور جیسے ہی اس نے کروٹ تبدیل کی اسے دھندلی آنکھوں سے مچھلیوں کا ایک ڈھیر نظر آیا ۔

ایک لمحے کیلئے اسے خیال آیا کہ اس کا ذہن اب ٹھیک سے کام کرنا چھوڑ چکا ہے .اس ویرانے میں بھلا کون اس کیلئے مچھلیوں کا ڈھیر چھوڑ کر جاسکتا تھا.

اس نے اچھی طرح اپنی آنکھیں ملی۔ اور دیکھا۔ لیکن اب بھی وہی منظر اس کے سامنے تھا۔

.اس نے خود کو چٹکی بھی کاٹ کر دیکھی لیکن جو اس نے دیکھا وہ وہم نہیں تھا حقیقت تھی

https://classicurdumaterial.com/

ہاں وہ ٹھیک اسی جگہ گرا تھا جہاں پر 'کیپٹن حماد ان کیلئے مچھلیوں کی صورت میں زندگی کا" سامان چھوڑ گیا تھا.

ساجد بے اختیار اپنے رب کا شکر بجا لایا ، اور بے صبری سے مچھلی کھانے لگا۔ وہ دو روز سے بھوکا تھا چانچہ سیر ہوکر کھانے لگا۔

اس وقت اسے یہ "کچی مچھلی" دنیا کی بہترین اور لذیز ترین شے لگ رہی تھی.

اس نے پیٹ بھر کر کھایا .اور پھر برف پر چت لیٹ گیا۔ مچھلی نے اس کے اندر زبردست توانائی بھر دی تھی.

وہ کچھ دیر یونہی لیٹا رہا اور پھر ایک نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ اٹھ کر مچھلیاں اپنے بیگ میں بھرنے لگا .اسے اچھی طرح اندازہ تھا کہ جہاز میں موجود لوگ بھوک کی کس نہج پر پہنچ چکے ہونگے .چانچہ اس نے مچھلیاں بیگ میں بھر کر اپنے ہاتھ دھوئے جہاں سے برف ٹوٹ کر سوراخ ہوگیا تھا.

اس کے بعد اس نے بیگ کندھوں پر لٹکایا اور واپس چل پڑا .اس کی آنکھوں میں خوشی اور امید کی چمک تھی کہ اب جہاز پر موجود لوگوں کی زندگیاں بچ جائیں گی.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

****

حماد اس غار تک آیا تو صرف رات گزارنے کیلئے تھا لیکن جب اس نے یہاں برفانی آدمی کو دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا .قدرت نے اسے ایک انتہائی شاندار موقع فراہم کر دیا تھا۔

ماہرین جس بات کا کھوج لگانے اور ثبوت ڈھونڈنے کیلئے اپنا بے شمار سرمایہ اور سالوں لگانے کے بعد بھی پتا نہیں لگا پائے ، برفانی آدمی جو کہ کئی دہائیوں سے ماہرین کیلئے ایک معمہ بنا ہوا تھا، اب وہی معمہ جیتی جاگتی صورت میں اس کے سامنے تھا۔

کیپٹن حماد کے دل میں شدید ترین خواہش ابھری کے کاش اس کے پاس کیمرہ ہوتا تو وہ برفانی آدمی کی تصویریر لے سکتا تھا۔

یہ کام وہ اپنے سمارٹ فون کے کیمرے سے بھی کر سکتا تھا ، لیکن بد قسمتی سے جس وقت وہ ٹیلے سے گرا تھا تو لڑھکنے کی وجہ سے اس کا سیل فون ٹوٹ گیا تھا اور بے کار ہوگیا تھا.

چلو تصویر نا سہی اس کے جسم کا بال وغیرہ یا ایسی چیز ضرور حاصل کروں گا جس کو ماہرین کے سامنے پیش کر سکوں گا کہ)یتی (کا حقیقت میں وجود ہے .اور لیبارٹری ٹیسٹ کے بعد یہ بات

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ثابت ہوجاتی.لیکن-------------مسئلہ یہ تھا کہ برفانی آدمی کا ڈی این اے سیمپل کس طرح حاصل کیا جائے.

اس کیلئے اسے برفانی آدمی کے قریب جانا تھا۔ اور یہ اس کیلئے انتہائی خطرناک ہوسکتا تھا۔

کیپٹن حماد کو برفانی آدمی کے بارے میں جو معلومات تھی اور جو کچھ اس نے پڑھا تھا اس کے مطابق برفانی آدمی میں اتنی طاقت پائی جاتی تھی کہ وہ ایک مضبوط درخت کو بھی باآسانی اپنی جگہ سے اکھاڑ کر پھینک سکتا تھا.

اور یہ طاقت کیپٹن حماد کے جسم کو ٹکڑوں میں تبدیل کر دینے کافی تھی.

حماد کو چاہیئے تو یہ تھا کہ برفانی آدمی کو دیکھتے ہی غار سے نکل جاتا اور جتنی جلدی ہوسکے یہاں سے نکل جاتا لیکن-------------حماد نے کیپٹن حماد نے ایسا نہیں کیا.

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ برفانی آدمی کے گھر میں اس کی موجودگی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ لیکن حماد کے سر پر جنون تھا کہ وہ برفانی آدمی کا ڈی این اے ساتھ لے کر ہی جائے گا چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اور اسی لئے اس نے اپنی زندگی کا سب خطرناک داؤ کھیلنے کا فیصلہ کر لیا اور غار میں محتاط انداز میں آگے کی بڑھنا شروع کر دیا.

اس نے ٹارچ جلانے کی حماقت بلکل بھی نہیں کی تھی.

وہ پھونک پھونک کر قدم بڑھا رہا تھا .رات کی تاریکی میں سرد برفیلی ہوائیں غار کے دہانے سے اب بھی داخل ہورہی تھی۔

اب غار دائیں طرف مڑ رہا تھا ۔ جیسے ہی کیپٹن حماد نے موڑ کاٹا وہ بجلی کی سی پھرتی سے واپس آیا اور غار کی دیوار کی اوٹ میں ہوگیا۔

کیونکہ اس نے برفانی آدمی کو چلتے ہوئے دیکھ لیا تھا .خوش قسمتی سے برفانی آدمی نے اسے " نہیں دیکھا تھا۔ لیکن حماد جس طرح پھرتی سے واپس مڑا تھا اس سے قدرتی طور پر ایک شور سا ضرور پیدا ہوا تھا جس نے برفانی آدمی کو چونکا دیا.

اور گردن موڑ کر اس سمت دیکھنے لگا .لیکن شاید وہ تذبذب کا شکار تھا اس لئے گردن جھٹک کر واپس دوسری جانب مڑ کر چلنے لگا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ انسان کی طرح سیدھا، لمبی مضبوط ٹانگوں والا، اندر کی طرف دبا ہوا پیٹ اور چوڑے سینے والا تھا۔
واضع گردن ، گول اور بڑا سر تھا۔

پورا جسم سفید بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ جبکہ سر سرمئی اور سرخی مائل بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

چوڑا ڈھلوان نما ماتھا، جو کہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ماتھے کے نیچے کسی قدر اندر کو دھنسی ہوئی
انسان جتنی بڑی آنکھیں ، ستواں ناک مگر نتھنے چوڑے تھے۔

باقاعدہ ہونٹ اور ان کے پیچھے انسان جیسے چوڑے ہموار دانت البتہ ---------کچلیاں انسانوں سے کسی قدر بڑی تھیں۔ جو اس کے گوشت خور ہونے کی نشانی تھی .بازو طویل اور ہاتھ انسانوں جیسے تھے مگر ---------- تمام انگلیاں سوائے انگوٹھے کو چھوڑ کر بڑی اور سائز میں ایک جیسی تھی۔

اس کی ہتھلیاں صاف مگر ہاتھ کی پشت بھی بالوں سے ڈھکی ہوئی تھی .وہ کندھے جھکا کر کمر کو کمان بنا کر چل رہا تھا ۔ لیکن کیپٹن حماد جانتا تھا کہ اسے خطرہ محسوس ہوا یا اسے حملہ کرنا ہوا تو وہ سیدھا اور کمر تان کر چلے گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

برفانی آدمی انسان سے پانچ گناہ طاقتور، تین گنا تیز اور مشکل ترین چٹانوں اور پہاڑی راستوں پر "
چڑھنے کا ماہر ہوتا ہے۔

اپنے سترہ انچ لمبے اور تقریبا سات انچ چوڑے پاؤں سے چلتے ہوئے وہ ایک عجیب سی دھمک پیدا
کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ کیپٹن حماد کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

حماد کچھ دیر دیوار کے ساتھ لگا سن گن لیتا رہا اور ایک پھر محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

پتا نہیں کیوں لیکن کیپٹن حماد کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ سرنگ تو صرف برفانی آدمی کی رہاش گاہ
تک پہنچنے کا صرف ایک راستہ ہے .بلکل اسی طرح جیسے راہداریاں ہوا کرتی ہیں.

حماد چلتا رہا اور جب سرنگ کا اختتام ہوا تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے ہال میں پایا.
ہال بلکل صاف ستھرا تھا۔ جو آگے جاکر مزید حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ کچھ ہی دور اسے پانی کا
ایک تالاب سا نظر آیا۔ کیپٹن حماد نے پانی میں ہاتھ ڈالا تو حیرت انگیز طور پر وہ بلکل تازہ پانی کی
طرح تھا .جس طرح تازہ پانی زمین سے نکلتے وقت ہلکا سا گرم ہوتا ہے۔

ابھی تک کیپٹن حماد کو یہاں کوئی ذی روح نظر نہیں آیا تھا۔ اچانک حماد کی نظر دیوار میں موجود
ایک خلاء کی طرف پڑی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

خلاء کی لمبائی اور چوڑائی کسی درمیانے سائز کی لفٹ جتنی تھی، جو کہ عام طور پر اونچی بلڈنگوں میں لگی ہوتی ہیں۔ حماد آگے بڑھتا ۔ہوا اس لفٹ نما خلا میں داخل ہوا تو اس اپنے دائیں طرف تقریبا ایک دروازے کی سائز کا پتھر کا سلیپ نظر آیا۔ سلیپ سے دروازے کا کام لیا گیا تھا۔

حماد نے اسے ہاتھ لگایا وہ انتہائی شدید ترین ٹھنڈا تھا جیسے اسے اندر برف سے بھر دیا گیا ہو۔

کیپٹن حماد نے اس دروازے نما سلیپ کو ہلانے کی کوشش ضرور کی ۔لیکن------ٹنوں " وزنی اس سلیپ کو ہلانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

ایک بار اس نے کہیں پڑھا تھا کہ برفانی آدمی اپنی مہینوں کی خوراک ایک ساتھ ہی ذخیرہ کرلیتا ہے۔ اور شاید یہ بھی ریفریجیٹر ٹائپ کی کوئی چیز ہو، جہاں برفانی آدمی اپنی خوراک جمع کر کے اسے برف سے بھرنے کے بعد اس پتھر کے سلیپ سے بند کر دیتا ہو۔ اس طرح اس کی خوراک ایک لمبے عرصے کیلئے محفوظ ہوجاتی ہوگی۔

بہرحال یہ صرف حماد کے اندازے ہی تھے، اور حقیقت اس کے برعکس بھی ہوسکتی تھی۔ اور یہ حقیقت تب ہی سامنے آسکتی تھی جب وہ سلیپ ہٹتا ، اور اسے ہٹانا حماد کیلئے ممکن نہیں تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اس سلیپ پر ، پر تجسس انداز میں نظر ڈالتا ہوا لفٹ نما خلا سے باہر آگیا۔

خوش قسمتی سے اسے برفانی آدمی کے کچھ بال ایک جگہ پڑے ہوئے مل گئے۔ جن سے اس کا ڈی این اے باآسانی مل سکتا تھا۔ کیپٹن حماد نے بالوں کو اپنے بیگ میں رکھ لیا ۔

اصولی طور پر اب اسے اپنے آپ کو مزید خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے تھا اور باہر واپس آجانا چاہئے تھا۔

لیکن اس پر ایسا تجسس سوار ہوا کہ اس نے ایسا نہیں کیا ۔ وہ یہاں کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔ ظاہر ہے برفانی آدمی یہاں اکیلا نہیں ہوسکتا تھا۔ اس کی مادہ کی موجودگی بھی لازم تھی .اور عین ممکن تھا کہ یہاں برفانی آدمی کا کوئی چھوٹا سا بچہ بھی موجود ہوتا .

بس انہی باتوں کی وجہ سے وہ یہاں مزید وقت گزارنا چاہتا تھا۔

ابھی وہ اسی شش وپنج میں تھا کہ کس طرف کا رخ کیا جائے کہ تب ہی اسے برفانی آدمی کے قدموں کی وہی مخصوص قسم کی دھمک سنائی دی اور اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ حماد جہاں تھا وہیں تھم گیا۔ اور سانس حلق میں آ اٹکی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/

اس نے گھوم کر پیچھے دیکھا تو اس سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر کھڑا برفانی آدمی اسے شعلہ برساتی ہوئی آنکھوں سے گھور رہا تھا ۔

ساجد جہاز کے پاس پہنچ چکا تھا .وہاں ناہید سمیت ہر کسی کی حالت مخدوش تھی " .

سوائے سیٹھ چھابڑی والا اینڈ کمپنی کے ، جو رات کو جی بھر کے مردہ انسان کا گوشت کھا چکے " تھے.

وہ لوگ سب سے الگ تھلگ بیٹھے تھے ۔ اور آپس میں کچھ سرگوشیاں کر رہے تھے ۔

ساجد اس سب صورتحال پر نظر ڈالتا ہوا سیدھا جہاز کے کاک پٹ میں پہنچ گیا .وہاں پائلٹ " والی سیٹ پر ناہید آنکھیں بند کیئے نیم دراز تھی۔

نقاہت اور کمزوری اس کے چہرے سے پوری طرح عیاں تھی۔

ناہید ، ناہید ------ آپ ٹھیک ہیں ؟ "

دو تین بار پکارنے کے بعد ناہید نے آنکھیں کھول دی ۔ اور زبان سے جواب دینے کے بجائے اثبات میں سر ہلادیا .البتہ اس کی آنکھوں میں کئی سوالات ضرور تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سب ٹھیک ہوجائے گا ناہید ، سب ٹھیک ہوجائے گا۔ میں ابھی آیا۔ ساجد نے کہا اور مچھلی "
.والا بیگ اٹھائے کچن کی طرف بڑھ گیا

کچن میں آکر اس نے بیگ سے مچھلی نکالی اور اسے آگ پر بھوننے لگا ۔ جب مچھلی اچھی طرح
.بھن گئی تو اس نے کچن کا دروازہ کھولا .اور کچھ دیر بعد وہ ناہید کو وہاں لے آیا

جب ناہید نے بھنی ہوئی مچھلی دیکھی تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی۔ بھوک نے اسے
.تقریبا مرنے کے قریب پہنچا دیا تھا

وہ فورا مچھلی کی طرف لپکی۔

آرام سے آرام سے۔۔۔۔ دو دن سے کچھ نا کھانے کی وجہ سے معدہ بلکل خالی ہے اور وہ"
.ریکشن کر سکتا ہے .اطمینان اور سکون سے کھاو .ساجد نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا

بات ناہید کی سمجھ میں آگئی اور وہ آہستہ آہستہ کھانے لگی .دو دن بعد کھانے کا نوالہ منہ میں گیا
تو اس کے جسم میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ۔ کچھ دیر بعد وہ پوری مچھلی ختم کر چکی تھی۔

.اب وہ خود کو زندہ محسوس کر رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس کی نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے ۔ وہ دل میں سوچنے لگی .اللہ تعالیٰ انسان کو روز کن کن نعمتوں سے نوازتا ہے لیکن انسان بہت ہی ناشکرا واقع ہوا ہے۔ وہ عام حالات میں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھول جاتا ہے۔ اللہ کو بھول جاتا ہے .اور صرف اپنی محرومیوں کو روتا ہے .اور جو نعمتیں اللہ نے پہلے سے اسے دے رکھی ہوتی ہیں انسان ان کا شکر ادا نہیں کرتا ۔ اور جب وہ وقتی طور اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے تو ایک چھماکے سے انسان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

عام حالات میں گھر میں موجود روٹی کو کچھ خاص نہی سمجھتا لیکن اس وقت اگر کوئی جہاز میں موجود ان لوگوں سے پوچھتا تو وہ اسے بتاتے کے روٹی جو روز ہم کھاتے ہیں وہ کتنی بڑی اور عظیم نعمت ہے۔

اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟

ناہید انہی خیالات میں گم تھی کہ ساجد کی آواز نے اسے ان خیالات سے باہر آنے ہر مجبور کر دیا۔

جی اب بہت ہشاش بشاش محسوس کر رہی ہو خود کو۔۔۔ ناہید نے جواب دیا۔

https://classicurdumaterial.com/

.گڈ اب باقی مچھلیوں کو بھوننے میں میری مدد کرو ہم نے باقی لوگوں کو بھی کھانا دینا ہے "

.ساجد نے کہا

.جی جی سر ضرور ------ ناہید نے کہا اور وہ مچھلیاں بھوننے میں مصروف ہوگئے "

ناہید کے ذہن میں یہ سوال موجود تھا کہ ساجد کو اتنی ساری مچھلیاں کہاں سے ملی۔ لیکن یہ " وقت سوال و جواب کا نہیں تھا انہیں جلد از جلد مچھلیاں تیار کرنی تھی .بہت ساری زندگیوں کا سوال تھا۔ یہ بات وہ ساجد سے بعد میں بھی پوچھ سکتی تھی .چانچہ وہ خاموشی سے اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔

****

حماد کو برفانی آدمی چلنے کی مخصوص دھمک سنائی دی اور اچانک حماد کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا .حماد کو اچانک سنگین خطرے کا احساس ہوا .اور اس کی سانس حلق میں آ اٹکی تھی .کچھ لمحات تک وہ اپنی جگہ جوں کا توں ساکت رہا .لیکن پھر اچانک اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا، تو اس سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر برفانی آدمی کھڑا اسے شعلہ برساتی ہوئی نظروں سے گھور رہا تھا .موت اس کے سامنے کھڑی تھی۔

حماد چاہے کتنا ہی نڈر اور بلند حوصلہ نوجون سہی لیکن وہ برفانی آدمی جیسی جناتی طاقت رکھنے والی مخلوق کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

حماد کی پوری کوشش تھی کہ برفانی آدمی کو اس کی طرف سے کسی قسم کے خطرے کا احساس نا ہو .اور حماد نے ابھی تک ایسی کوئی حرکت بھی نہیں کی تھی.

حماد اور برفانی آدمی دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہے تھے.

بلکل ایسے جیسے کشتی کے دو پہلوان ایک دوسرے کو نظروں ہی نظروں میں تولتے ہیں۔

برفانی آدمی بلکل الگ تھلگ رہنا پسند کرتا تھا .اور اپنے علاقے میں کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتا تھا .اور پھر حماد تو اس کے گھر میں گھس آیا تھا.

برفانی آدمی نے صدیوں سے خود کو انسان سے چھپا کر رکھا ہوا تھا .وہ نہیں چاہتا تھا کہ انسان کو اس کی موجودگی کا پتا چلے۔

اور اسی لیئے وہ ہزاروں فٹ کی بلندی پر برفیلے پہاڑوں میں اپنا بسیرہ بناتا تھا جہاں تک انسان " کی رسائی ناممکن ہوتی تھی.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

برفانی آدمی نے ابھی تک حماد پر نہیں کیا تھا .وہ بس شعلہ بار آنکھوں سے گھورتا ہوا حماد کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا جو کہ ابھی تک نا ہونے کے برابر تھیں.

چند منٹ یونہی گزر گئے .تب حماد کو لگا کہ برفانی آدمی اس پر حملہ نہیں کرے گا.اور اس " نے غیر محسوس انداز میں اپنے قدم پیچھے ہٹانا شروع کر دیئے.

لیکن---------------یہ حماد کی غلط فہمی تھی.

جیسے ہی حماد نے خود کو حرکت دی برفانی آدمی بھی اپنی جگہ سے حرکت میں آیا اور ایک زبردست دل دہلا دینے والی چنگھاڑ کے ساتھ حماد پر حملہ کر دیا.

کیپٹن حماد نہیں چاہتا تھا کہ اسے اس مخلوق سے مقابلہ کرنا پڑے ۔ کیونکہ حماد برفانی آدمی کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا اور صرف اس کے بارے میں جاننا چاہتا تھا.

لیکن اب جب برفانی آدمی حملہ کرنے کیلیئے اس پر چھلانگ لگا چکا تھا تو اچانک اس کے اندر کا کیپٹن حماد "جاگ اٹھا".

اس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا جو کہ وہ اس قسم کی صورتحال سے پہلے ہمیشہ پڑھ لیا کرتا تھا ".

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

برفانی آدمی کا اچھل کر ایک زبردست قسم کا مکا اس جگہ پر پڑا جہاں چند لمحات پہلے کیپٹن حماد کھڑا تھا ۔برفانی آدمی کے انداز میں اتنی طاقت اور پھرتی تھی کہ حماد بڑی مشکل سے چھلانگ لگا کر اپنی جان بچا پایا تھا.

ابھی حماد چھلانگ لگا کر سنبھل بھی نا پایا تھا کہ برفانی آدمی نے اپنا پہلا وار خالی جانے کے بعد انتہائی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی ماہر فٹبالر کی طرح کیپٹن حماد کی طرف دوڑ لگا دی ۔وہ ٹھوکر مار کر کسی فٹبال کی طرح کیپٹن حماد کو ہوا میں اڑا دینا چاہتا تھا.

برفانی آدمی جس خوفناک انداز میں بھاگ رہا تھا اس کی ٹھوکر اگر حماد کو لگ جاتی تو حماد کی ساری پسلیاں ٹوٹ کر اس کے گوشت میں گھس جاتیں.

برفانی آدمی نے آندھی طوفان کی طرح ایک طاقتور ٹھوکر حماد کی پسلیوں میں رسید کر دی ۔

لیکن یہ کیا اگر وہ اتنی آسانی سے مار کھا جاتا تو اسے کیپٹن حماد کون کہتا ۔ حماد نے بلکل آخری لمحے پر قلابازی کھائی تھی ۔ قلابازی کھانے کی وجہ سے وہ برفانی آدمی کی جناتی قسم کی ٹھوکر سے بچ گیا تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

برفانی آدمی کا وار بہت ہی قریب سے خالی گیا تھا ۔ حماد نے اس موقعے کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور اچھل کر اپنی دونوں پاوں کو جوڑتے ہوئے فلائنگ کک برفانی آدمی کو رسید کر دی ۔

برفانی آدمی پر اس فلائنگ کک کا اثر کم جبکہ وار خالی جانے کی وجہ سے اپنی ہی جھونک میں سامنے غار کی دیوار سے ٹکرانے کا نقصان زیادہ ہونا تھا۔

لیکن حماد کی حیرت کی انتہا نا رہی جبکہ برفانی آدمی نے فلائنگ کک اور اپنی ہی جھونک میں آگے بڑھنے کے باوجود غار کی دیوار کے بلکل قریب پہنچ کر بلکل مشینی انداز میں خود کو بریک لگا لیا۔

یہ مظاہرہ کیپٹن حماد جیسے شخص کیلئے بھی انتہائی حیران کن اور متاثر کن تھا اور ساتھ "پریشان کن "بھی تھا.

جس رفتار سے برفانی آدمی بھاگا تھا اس رفتار میں غار کی دیوار کے بلکل قریب پہنچ کر اچانک رک جانا ۔ ناممکن حد تک مشکل کام تھا۔ لیکن اس ناممکن کام کو ممکن بنانے کا مظاہرہ برفانی آدمی حماد کے سامنے کر چکا تھا.

حماد سنبھل چکا تھا ۔جبکہ اپنے دو زبردست وار خالی جانے کے بعد برفانی آدمی بھی ہلکا سا محتاط ہوچکا تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

.وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں ایک دوسرے کو پھر للکار رہے تھے

برفانی آدمی نے ایک بار پھر حملہ کر دیا .لیکن اس بار اس نے طاقت اور پھرتی کے ساتھ ساتھ ایسی چال چلی کہ جسے حماد سمجھنے سے قاصر رہا۔

برفانی آدمی نے حملہ کرتے وقت دائیں طرف سے چھلانگ لگائی .جسے حماد نے بھانپ لیا اور وار سے بچنے کیلئے بائیں طرف جھکائی دی .لیکن تب ہی برفانی آدمی نے بھی بجلی کی سی پھرتی سے اپنا رخ بدلا اور بائیں طرف سے برفانی آدمی کا ایک جناتی طاقت والا تھپڑ حماد کے منہ پر پڑا .حماد کی آنکھوں کے سامنے تارے گھوم گئے .وہ اچھل کر کچھ فٹ دور گرا تھا۔ وہ اٹھ کر ابھی اس افتاد سے سنبھلنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ برفانی آدمی نے اسے پکڑ کر غار کی دیوار پر دے مارا۔

حماد چند لمحوں تک ہوا میں معلق رہا۔ اور پھر دھپ کی آواز کے ساتھ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔

.حماد اپنی پائلٹ تربیت کی وجہ سے اپنے حواس برقرار رکھنے میں کامیاب رہا تھا

وہ کمر کے بل دیوار سے ٹکرایا تھا جبکہ اپنے سر کے پچھلے حصے کو اس نے ہاتھوں سے کور "
.کرنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد دیوار سے ٹکرا کر گر چکا تھا .اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا اور وہ کھانس رہا تھا.

اس نے اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن وہ اس کوشش میں ناکام رہا اور لڑکھڑا کر واپس نیچے گر پڑا۔ برفانی آدمی کے قدموں کے آہٹ اب دوبارہ قریب آرہی تھی.

اور حماد بار بار اٹھنے کی کوشش کررہا تھا اور آخر کار وہ اٹھنے میں کامیاب رہا۔ لیکن تب ہی برفانی آدمی نے ایک مکا اس کے چہرے پر رسید کر دیا .اور ایک لات بھی پیٹ میں ماردی۔

حماد اب بیہوش ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا.

برفانی آدمی نے اسے اٹھا کر ایک بار پھر ہال کے دوسرے حصے کی جانب اچھال دیا.

کیپٹن حماد میں اب بلکل بھی سکت باقی نہیں رہی تھی۔ لیکن برفانی آدمی شدید غصے میں پاگل ہورہا تھا۔

کیپٹن حماد نے آخری بار برفانی آدمی کی آنکھوں میں دیکھا۔ کیپٹن حماد کو ایسا لگا جیسے وہ اب حماد کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکا ہو۔

حماد اس بات سے بلکل بے خبر تھا کا برفانی آدمی کے اس قدر شدید غصے کی وجہ یہ تھی کہ یہاں سے صرف تھوڑے سے فاصلے پر برفانی آدمی کا بچہ موجود تھا۔ برفانی آدمی کو اسی بات کا سب سے زیادہ غصہ تھا.

برفانی آدمی جس نے صدیوں گزر جانے کے باوجود اپنی گرد تک بھی انسان کو پہنچنے نہیں دیا تھا۔ اب ایک انسان اس کے گھر میں ، بلکہ اس کے بچے تک پہنچ چکا تھا۔ اور یہ بات اس کیلئے قطعی نا قابل قبول تھی۔

حماد اس بات سے بھی بے خبر تھا جس برفانی آدمی سے اس وقت وہ نبر آزما تھا ، وہ برفانی آدمی کی مادہ تھی .یعنی اس بچے کی ماں۔ اور وہ تب سے ہی حماد کی نگرانی کر رہی تھی جب حماد اس غار میں داخل ہوا تھا۔

اور اس وقت جہاں کیپٹن حماد انجانے میں پہنچ گیا تھا یہ ایک طرح سے ریڈ زون تھا.

باہر کا کوئی جاندار یہاں پر بھی نہیں مار سکتا تھا اور حماد تو پھر انسان تھا.

یتی "نے آخری خون خوار نظر کیپٹن حماد کے خون آلود چہرے پر ڈالی .اور ایک بڑا سا پتھر اپنی " بھرپور قوت کے ساتھ حماد کی طرف دے مارا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

یتی "نے غصے میں بھی کافی ذہانت سے کام لیا تھا۔ اس نے پتھر براہ راست حماد پر نہیں " پھینکا تھا۔ بلکہ بلکہ اس پتھر کی بڑی سی چٹان پر پھینکا تھا۔ جو کہ غار کی دیوار سے کسی شاخ کی طرح اگ کر ٹھیک کیپٹن حماد کے سر کر اوپر پہنچ رہی تھی۔ "یتی "کا پوری وقت سے پھینکا گیا پتھر شاخ نما چٹان کی جڑ پر پڑتا اور، چٹان کیپٹن حماد کا کچومر نکال دیتی اور اس کی ہڈیوں تک کا سرما بن جاتا تھا۔

لیکن تب ہی وہ ہوگیا جس کا "یتی "نے پتھر پھینکتے وقت تصور بھی نا کیا ہوگا۔

برفانی آدمی کا چھوٹا سا بچہ جو سویا ہوا تھا اس کی شور سے آنکھ کھل گئی۔ اور وہ باہر آکر حماد کو حیرت سے دیکھتے ہوئے بلکل اسی چٹان کے نیچے پہنچ گیا .برفانی آدمی کی مادہ نے بھی یہ منظر دیکھ لیا تھا لیکن-----------اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اب کچھ نہیں ہوسکتا تھا.

ایک دردناک موت چٹان کے نیچے موجود ان دونوں ذی روحوں کی موت کا مقدر بن چکی تھی ۔

لیکن نہیں ------------ حماد کو اپنی موت قبول تھی لیکن وہ مرکر بھی یہ قبول نہیں کر سکتا تھا کہ کسی ماں کا لخت جگر اس کی آنکھوں کے سامنے اس قدر دردناک موت سے دوچار ہوجائے گا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

چاہے پھر وہ ماں اس کی جانی دشمن "یتی "ہی کیوں نا ہو۔

برفانی آدمی کا بچہ بہت معصوم تھا۔

یتی کا پھینکا ہوا پتھر شاخ نما چٹان پر پوری قوت سے ٹکرا چکا تھا ۔ اور ہواؤں کا بیٹا "کیپٹن " حماد "اپنی برداشت کی حد پار کرتے ہوئے اپنی بھرپور توانائی کو جمع کرتے ہوئے ، اپنے تمام تر قوت ارادی کو جمع کرتے ہوئے ایک لمبی جست لگاتے ہوئے برفانی آدمی کے بچے کو ساتھ لیئے گرتی ہوئی چٹان کی رینج سے باہر جاچکا تھا۔ اس بار اس نے برفانی آدمی کی پھرتی کو بھی مات دے دی تھی۔

یہی وہ وقت تھا جب "نر یتی "کی وہاں انٹری ہوئی وہ حیرت اور تشویش بھری نظروں سے یہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔

چٹان گر چکی تھی۔ لیکن حماد برفانی آدمی کا بچہ اس کی پہنچ سے دور رہے تھے۔

کیپٹن حماد "نے ایک آخری نظر مادہ یتی پر ڈالی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں" ڈوبتا چلا گیا۔

"ہواؤں کا بیٹا گہری نیند سو چکا تھا "

اسلام علیکم، آپ کا اپنا معصوم سا رائٹر آخری اور میگا اپیسوڈ کے ساتھ حاضر ہے۔ بخدا قسط لیٹ ہونے میں میرا کوئی قصور نہی میں تو دو دن پہلے ہی اپلوڈ کردیتا۔ لیکن کچھ حاسد لوگوں نے مجھ پر ڈیجیٹل پابندی لگا تھی .خیر آپ میگا اپیسوڈ پڑھیئے اور لطف اٹھائیے۔)

جس طرح سے حماد کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا تھا .اسی طرح روشنی کی ایک کرن اس کے ذہن میں نمودار ہوئی اور اس کا دماغ جاگتا گیا۔

اسے ہوش آرہا تھا۔ اس کے ذہن میں بیہوش ہونے سے پہلے کا آخری منظر گھوم گیا۔ جب اس کی "یتی "سے خوفناک قسم کی لڑائی ہورہی تھی .حماد کو بری طرح چوٹیں آئیں تھی لیکن وہ بلکل آخری لمحات پر خود کو اور "یتی کے چھوٹے سے بچے کو بچانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ اور اس کے بعد وہ بے ہوش ہوگیا تھا ۔ نجانے کتنی دیر تک یا دن تک وہ بیہوش رہا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔

اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھول دیں۔

وہ کسی جانور کی گدے نما کھال پر لیٹا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اور اس کے پاس ہی تین "یتی "موجود تھے.

جن میں سے ایک نر اور مادہ یتی تھی جبکہ ایک ان دونوں کا معصوم سا بچہ تھا۔ جو بغیر پلکیں چھپکائے کیپٹن حماد کی طرف دیکھ رہا تھا . حماد نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن تب ہی درد کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی .اور وہ بے انتہاء ضبط کے باوجود کراہ اٹھا.

تب ہی نر "یتی "اس کے قریب آیا اور اس طرح اشارہ کرنے لگا جیسے اسے لیٹے رہنے کی تاکید کر رہا ہو۔ اس کے بعد وہ ایک بڑے سے پیالے میں تازہ پانی بھر کے لے آیا .اور حماد کو پیش کردیا۔

کیپٹن حماد "چند لمحے کچھ سوچتا رہا جیسے وہ فیصلہ نا کر پارہا ہو کہ پانی کا پیالہ لے یا نا لے".

بالاخر اس نے ہاتھ آگے بڑھا دیا اور پانی کا پیالہ لے لیا۔

حماد نے سر پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہاں باقاعدہ طور پر پٹی کی گئی تھی۔

حماد کو انتہائی شدید حیرت ہوئی کہ برفانی آدمی پاس یہ پٹی ، پیالہ اور یہ سب سامان کیسے اور کہاں سے آگیا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ برفانی آدمی سے پوچھ بھی نہیں سکتا تھا .کیونکہ ظاہر ہے وہ اس کی زبان نہیں جانتا تھا۔

.کیپٹن حماد نے پیالہ منہ سے لگا لیا اور گھونٹ گھونٹ کر کے پینے لگا

پانی پینے کے بعد اسے کافی سکون ملا تھا .وہ نہیں جانتا تھا کہ یہاں تازہ پانی کیسے اور کہاں سے آرہا ہے .یہاں بہت ساری چیزیں پراسرار تھیں۔

پانی کا پیالہ پیش کرنے کے بعد نر یتی نجانے کہاں غائب ہوگیا تھا .کیپٹن حماد نے ایک سرسری سی نظر مادہ یتی کی طرف ڈالی .جس نے اسے مار مار کر اس حال تک پہنچا دیا تھا۔ لیکن اس باریتی کی آنکھوں میں دشمنی کے بجائے تشکر کے تاثرات تھے۔ شاید اس لئے کیونکہ کیپٹن .حماد نے اس کے بچے کو بچا لیا تھا

اس نے اپنی زبان میں کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے حماد اس کی زبان کیسے سمجھ سکتا تھا۔ لیکن اس کے تاثرات، ہاو بھاو، اور اشاروں سے اتنا تو وہ ضرور سمجھ گیا کہ مادہ یتی اس کا شکریہ ادا کررہی ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد نے یہ دیکھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا .یہ دیکھ کر ریتی کے بچے نے بھی ایک معصوم سی قلقاری مار کر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور کیپٹن حماد مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا.

حماد اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا.

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ نریتی اپنے ہاتھوں میں ایک بڑا سا بیگ اٹھائے چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا .اور حماد کے آگے رکھ دیا۔

حماد نے بیگ کو بغور دیکھا۔ اسے یہ ویسا ہی بیگ معلوم ہوا جس طرز کا بیگ کوہ پیما استعمال " کرتے ہیں جب انہیں کسی بلند ترین پہاڑ کی چوٹی کو سر کرنے کی مہم درپیش آتی ہے.

یہ بیگ ایک مخصوص اور انتہائی اچھی کوالٹی کے میٹیریل سے بنا ہوتا ہے .جس میں کوہ پیماؤں کا ضروری سازوسامان ، ادوایات وغیرہ، ٹن پیک خوراک جوکہ سالہا سال تک خراب نہیں ہوتی اس کے علاوہ ان کے پاس رابطے کیلئے مواصلات کے آلات بھی اسی بیگ میں ہوتے تھے۔

کیپٹن حماد نے بیگ کو کھولنے سے پہلے اچھی ٹٹول کر دیکھا۔ اسے اس بیگ پر نیپالی جھنڈے کا سٹیکر بھی نظر آیا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

یعنی یہ تو طے تھا کہ یہ بیگ کسی نیپالی کوہ پیما کا تھا۔"

جہاں تک سوال تھا کہ یہ بیگ یتی کے پاس کیسے پہنچا تو اس کے بارے میں کیپٹن حماد کا خیال یہ تھا کہ چونکہ یتی بلند ترین برفیلی اونچائیوں کا باسی تھا .چنانچہ عین ممکن تھا کہ یتی کو یہ بیگ کسی مردہ کوہ پیما کے پاس پڑا ملا ہو جو اپنی کسی مہم کے دوران کسی وجہ سے موت کا شکار ہوگیا تھا.

اس سوچتے ہوئے اس کا خیال پاکستان مشہور کوہ پیما سدپارہ کی طرف چلا گیا۔ وہ بھی اسی طرح " کے ٹو "کو سر کرنے کی مہم کے دوران کسی حادثے کی وجہ سے موت کا شکار ہوگیا تھا اس " کے ساتھ دو مزید لوگ تھے جن کی لاش آج تک نہیں مل سکی تھی۔

کوہ پیماوں کو اکثر ایسے واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب انہیں پہاڑوں کی اونچائیوں پر کوہ پیماؤں کی لاش پڑی مل جاتی ہیں۔ لیکن وہ انہیں نظر انداز کرکے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنی بلندی سے لاش کو واپس لانا ناممکن ہوتا ہے.

انہیں باتوں کو سوچتے ہوئے اس نے بیگ کی زپ کھول دی ۔ اس میں سب سے اوپر اسے وہی میڈیکل کا سامان نظر آیا جس کی مدد سے برفانی آدمی نے کیپٹن حماد کی مرہم پٹی کی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اب حماد کی سمجھ میں آگیا کہ یتی کے پاس یہ سب سامان کہاں سے آیا تھا۔

بیگ میں حماد کو دیگر چیزوں کے علاوہ ٹن پیک خشک خوراک ، ادویات ، اور ٹرانسمیشن کا سامان بھی ملا تھا۔

یہ سب چیزیں حماد کی سوچ سے بھی زیادہ اہم تھیں۔ ایک طرح سے اسے یہ غیبی مدد ملی تھی.

حماد نے یتی کے بچے کو بچا کر جو نیکی کی تھی شاید اسی کا صلہ مل رہا تھا۔

حماد نے سب سے پہلے کچھ ادویات لی جن کی اسے اس وقت اشد ضرورت تھی۔

اس کے بعد اس نے ایک ٹن کھول کر خوراک کھانا شروع کر دی ۔ جس نے اسے بے حد طاقت بخشی ۔ یہ خوراک کوہ پیماؤں کیلئے خصوصی طور پر تیار کی جاتی تھی۔ جس میں ایسے اجزاء کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا جو ہزاروں فٹ کی بلندیوں پر کوہ پیماؤں کو فٹ رکھنے میں مدد دیں ۔

ادوایات اور خوراک لینے کے بعد اس کی حالت میں بہت زیادہ بہتری آگئی تھی۔ ادویات بہت کارآمد ثابت ہوئی اور اس نے فوری اثر کیا۔

شام تک کیپٹن حماد کے جسم میں درد کی لہر بہت کم ہوچکی تھی اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا تھا.

.یتی اب بہت ہی دوستانہ انداز میں پیش آرہا تھا اور حماد کا بہت خیال رکھ رہا تھا

.اگلی صبح حماد واپس جانے کیلئے تیار تھا

لیکن ابھی وہ اس قابل نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنے سامان کے ساتھ اتنا لمبا سفر طے کر سکتا ۔

یتی نے اپنی زبان میں کچھ کہا اور کچھ اشارے کرنے لگا ۔

حماد صرف اتنا سمجھ پایا کہ وہ اسے ابھی نا جانے کا کہہ رہا ہے اور کچھ وقت انتظار کرنے کا کہہ رہا ہے۔ چانچہ حماد نے اس کی بات مان لی اور ابھی واپسی کا ارادہ ترک کر دیا ۔

.دن بھر یتی کا بچہ اس کے ساتھ رہا ۔ اس کو حماد ایک انسیت سی ہوگئی تھی .وہ بہت پیارا تھا

اس کی گردن پر سرمئی اور سرخی مائل بال بہت بھلے لگتے تھے .حماد اس کی گردن پر ہاتھ پھیرتا رہتا تھا اور وہ اس سے کھیلتا رہتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اندھیرہ پھیلتے ہی یتی اس کے پاس پہنچ گیا .اس بات کا اشارہ تھا کہ یہ روانگی کا اب صحیح وقت ہے.

برفانی آدمی نے اس کا بیگ اٹھا لیا اور حماد کو اپنی پیٹھ پر سوار ہونے کا اشارہ کیا۔

کیپٹن حماد اس کی پیٹھ پر سوار ہوگیا اور اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے پکڑ لیا۔

آٹھ فٹ اونچا اور ٹنوں وزنی برفانی آدمی اب روانگی کیلیۓ تیار تھا۔

.حماد نے یتی کے بچے کو آخری بار پیار کیا اور اس کے ساتھ ہی ان کی واپسی کا سفر شروع ہوگیا

برفانی آدمی نے پہلے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا اور اس کے بعد اس کی رفتار حیران کن حد تک .بڑھتی گئی۔ وہ حیرت انگیز رفتار اور پھرتی سے بھاگ رہا تھا

کئی ایک جگہ پر اس نے انسانوں کی طرح چھلانگیں بھی لگائیں۔ کیپٹن حماد کا لیے بگاہے اسے راستہ بھی بتاتا جارہا تھا ۔

جن بلند و بالا برفیلے ٹیلوں پر چڑھتے اترتے حماد کو دانتوں پسینہ آگیا تھا .ان پر برفانی آدمی اتنی آسانی سے دوڑ کر چڑھ اور اتر رہا تھا جیسے یہ اس کیلیۓ کوئی مسئلہ ہی نا ہو۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

.بالاآخر وہ جہاز کے ملبے کے قریب پہنچ چکے تھے

یہاں پہنچ کر وہ ایک ٹیلے کی آڑ میں پہنچ کر رک گیا .اور حماد کو نیچے اتار اس انداز میں کھڑا ہوگیا .جیسے زبان حال سے کہہ رہا ہوں اس سے آگے جانا میرے لیئے ممکن نہیں

کیپٹن حماد جانتا تھا کہ یتی باقی انسانوں کی نظروں کی سامنے نہیں آنا چاہتا .اسی لیئے وہ یہاں" تک پہنچ کر رک گیا تھا۔ حماد نے برفانی آدمی کو گلے لگایا اور بیگ اٹھائے جہاز کی سمت چل پڑا۔

رات کے وقت خون جما دینے والی ٹھنڈ تھی .اس لیئے اسے جہاز کے باہر کوئی بھی دکھائی نہیں دیا۔

البتہ اسے ان کی لاشیں ضرور نظر آگئی جو برف کھانے پر پیٹ میں انفیکشن ہونے اور بروقت علاج ناہونے کی وجہ سے مر گئے تھے۔

حماد مرنے والوں پر افسوس کرتا ہوا جہاز کے اندر داخل ہوگیا۔ "کیپٹن حماد "کے خیال میں .برفانی آدمی بھی جاچکا ہوگا لیکن ایسا نہیں تھا

برفانی آدمی کیپٹن حماد کی توقع سے بڑھ کر اس کا احسان مند تھا۔ اور وہ حماد کی توقع سے بڑھ کر ہی "کیپٹن حماد کا احسان اتارنا چاہتا تھا۔

اور یہ تب ہی ممکن ہوسکتا تھا جب کیپٹن حماد جہاز کے دیگر لوگوں کے ساتھ یہاں سے" باحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوجاتا.

اور اس وقت برفانی آدمی جہاز کی آس پاس کی موجود تھا اور اس مسئلے کا حل سوچنے میں مصروف تھا ۔

برفانی آدمی یہیں کا باشندہ تھا اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہاں سے زمینی راستے سے نکلنا حماد وغیرہ کے لیئے ممکن نہیں تھا .کیونکہ یہ سیکڑوں نہیں ہزاروں سے بھی زیادہ میل کا سفر تھا۔

اب صرف ایک ہی راستہ بچتا تھا۔ جس راستے سے حماد وغیرہ یہاں آئے تھے .یعنی بزریعہ جہاز۔

جس جگہ پر کیپٹن حماد کا جہاز گرا تھا وہ اگر چہ وہ اپنے روٹ پر اڑتے ہوئے کریش ہوا تھا لیکن۔۔۔۔ مسئلہ یہاں پر یہ تھا کہ وہ ہوائی روٹ یہاں سے کم از کم بھی تین میل دور تھا. کیونکہ کریش ہونے سے پہلے جہاز کا سسٹم وغیرہ خراب ہوگیا تھا اور ان کا ائیر ٹریفک کنٹرولر سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

رابطہ بھی ختم ہوگیا تھا اس لیئیے وہ اپنے اصل ہوائی روٹ کو تین میل میل پیچھے چھوڑ آئے تھی.

.اور یہی وجہ تھی کہ اتنے دن گزر جانے کے باوجود کوئی جہاز انہیں نہیں دیکھ پایا تھا

یتی "کافی دیر تک جہاز کے ارد گرد ایک مخصوص فاصلے پر منڈلاتا رہا۔ اس کے انداز سے ایسا" لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے ذہن میں کچھ حساب کتاب لگا رہا ہوں۔ کافی دیر تک وہ یونہی منڈلاتا اور پھر برفیلے ٹیلوں کے پیچھے تاریکی میں گم ہوتا چلا گیا۔

****

.کیپٹن حماد کی واپسی ساجد اور خصوصا ناہید کیلئے انتہائی خوشگوار حیرت آمیز لمحہ تھا "

.انہیں اس بات کی بلکل بھی توقع نہیں تھا کہ حماد کی اس طرح اچانک واپسی ہوگی

ساجد آگے بڑھ کر "کیپٹن حماد کے گلے لگ گیا۔

ناہید کی آنکھیں بھی بھر آئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

جب یہ جزباتی لمحات ختم ہوئے تو حماد ان کو اپنے سفر کی پوری داستان سنائی۔ کہ کس طرح وہ یہاں سے نکلا۔ اس پر جمے ہوئے دریا کا انکشاف ہوا اور اس نے وہاں سے مچھلی شکار کر کے کھائی اور اپنے پیچھے دیگر لوگوں کیلیے مچھلیوں کا ڈھیر چھوڑ گیا۔ اور کس طرح وہ برفانی آدمی کے غار میں جا گھسا اس سے فائٹ ہوئی، حماد نے اس کے بچے کو بچایا اور کس طرح برفانی آدمی نے اس کی مدد کی

یہ تمام روداد کیپٹن حماد نے ان کو سنا دی ۔ "

وہ دونوں حیرت انگلیاں منہ میں دابے یہ حیرت انگیز اور دلچسپ داستان سن رہے تھے۔ "

اس کے بعد ساجد نے انہیں بتایا کہ کس طرح اسے مچھلیوں کا ڈھیر ملا اور وہ اسے بیگ میں بھر کر یہاں لے آیا.

اب باری ناہید کی تھی۔ اس کیپٹن حماد کے یہاں سے جانے سے لے کر اب تک کے تمام واقعات حماد کے سامنے رکھ دیئے.

ان سب کے ساتھ اب تک پیش آنے والا ایک ایک واقع تجسس اور دلچسپی سے بھرپور تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سخت سردی میں آگ کے گرد بیٹھے لوگوں کو کوئی عظیم داستان گو ایک کہانی سنا رہا ہو.

اس کے بعد وہ تینوں مل کر بیگ میں موجود ان آلات کا جائزہ لینے لگے۔ جو کہ رابطے کیلئے استعمال ہوتے تھے.

کافی دیر تک وہ ان آلات کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اس وقت تو یہ آلات جام ہیں لیکن تھوڑی سی تکنیکی محنت کے ساتھ ان آلات کو استعمال کے قابل بنایا جاسکتا تھا۔

طے یہ پایا کہ ابھی تو چونکہ سب سو رہے ہیں لہذا صبح کو جہاز میں کسی ایسے شخص کو ڈھونڈا جائے جو اس قسم کے تکنیکی معاملات کا ماہر ہو۔

بالآخر صبح انہیں ایک شخص ایسا مل ہی گیا جس کا یہ دعوٰی تھا کہ وہ اس پروبلم کو حل کر سکتا تھا ہے۔

کیپٹن حماد اور ساجد نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ٹرائی کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ "

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

چناچہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ ہوا اور اس شخص کو کاک پٹ میں لا بٹھایا گیا اور آلات اس کے سامنے رکھ دیئے۔

یہ دبلا پتلا سا ادھیڑ عمر شخص تھا جس کا یہ دعویٰ تھا کہ الیکٹریکل انجنیئر ہے۔

اس شخص نے بائیں ہاتھ کی انگلی سے اپنی عینک کو سیدھا کیا، آنکھیں سکیڑ کر آلات کو دیکھا اور پھر اپنے کام میں جت گیا.

کیپٹن حماد "کی واپسی نے جہاز کے لوگوں میں امید کی ایک نئی کرن پھونک دی تھی ".

کوہ پیما والے بیگ میں کو ادویات کیپٹن حماد ساتھ لایا تھا ان سے ان لوگوں کا بھی علاج کیا گیا کی پیٹ میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے حالت مخدوش تھی۔ ادویات ملنے سے ان کی حالت میں بہتری پیدا ہوئی تھی اور اب وہ بہتری کی جانب گامزن تھے.

فہد اور نوشین کو بھی ایک نئی زندگی مل گئی تھی۔ کافی وقت بعد اب جہاز میں موجود لوگوں کے " چہروں مسکراہٹ دکھائی دینے لگی تھی۔

رات کو جب وہ لوگ الاو کے گرد بیٹھے تھے تو پہلی بار نوشین "کیپٹن حماد "سے مخاطب ہوئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہو حماد بھیا، آپ ایک بہت ہی باحوصلہ ، بہادر، اور اچھے انسان "
ہیں۔

جس طرح آپ نے لوگوں کو سنبھالا وہ قابل تحسین ہے، کیوں فہد -----نوشین نے جملے کے آخر میں اپنے شوہر فہد کو مخاطب کیا ۔

یقینا یقینا ، کیپٹن حماد جیسے فرض شناس ، با حوصلہ اور اچھے انسان کم ہی پائے جاتے ہیں۔ جو " اپنے سے زیادہ دوسروں کی زندگی کو اہمیت دیتے ہیں۔ فہد نے نوشین کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ، بطور فلائٹ کیپٹن یہ میری زمہ داری تھی ۔ جسے میں " نے نبھانے کی کوشش کی ہے۔ اور ابھی یہ ذمہ داری پوری مکمل نہیں ہوئی ۔ یہ تب پوری ہوگی جب میں آپ سب لوگوں کو باحفاظت آپ کے گھر پہنچا دوں گا ۔"کیپٹن حماد نے کہا۔ آگ کی روشنی میں چمکتے اس کے چہرے پر ایک عاجزانہ مسکراہٹ تھی۔

ناہید سسٹر اور ساجد بھیا نے بھی بہت اچھا کام

وی پراؤڈ اف یو "نوشین نے کہا اور وہ لوگ مسکرا دیئے۔ "

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

یہ محفل کافی دیر چلتی رہی اور پھر سب ایک ایک کر کے سونے کے کیلئے چلتے بنے - "

حماد "خاموشی سے برفیلے ٹیلے کے پیچھے پہنچ گیا تھا۔ جہاں متوقع طور پر برفانی آدمی اس کا منتظر " تھا۔

وہ اپنے ساتھ درخت کے کئی تنے اٹھا لیا تھا۔ جنہیں ہلا ہلا کر جڑ سے اکھاڑ لیا گیا تھا۔ "

برفانی آدمی اشاروں سے حماد کو کچھ کہنے کی کوشش کررہا تھا - "

لیکن اس بار حماد واقعی اس کی بات نہیں سمجھ پارہا تھا۔ جب کافی دیر تک حماد اس کی بات " نا سمجھ پایا تو اس نے بے بسی سے حماد کی طرف دیکھا - اور پھر بلاآخر ایک درخت کے تنے کو اٹھا کر محتاط انداز میں آگ کے الاؤ کے گرد پہنچ گیا۔ جوکہ اب تقریبا بجھنے ہی والا تھا۔

سب لوگ جہاز کے اندر جاچکے تھے اس لیئے کوئی بھی برفانی آدمی کو نہیں دیکھ سکا تھا۔

.اب دوبارہ برفانی آدمی اشاروں سے حماد کو کچھ سمجھانے کی کوشش کرنے لگا

تب حماد کی سمجھ میں آیا کہ برفانی آدمی درخت کے ان تنوں کو جلانے کا کہہ رہا تھا "
لیکن ------ آج نہیں کل -

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حماد درخت کے تنوں کا جائزہ لے چکا تھا .اور اسے یہ تنے خشک کے بجائے قدرے گیلے محسوس ہوئے۔

اگر ان کو جلایا جاتا تو گیلے ہونے کے باعث یقینا بہت سارا دھواں پیدا ہوتا۔

تب اچانک کیپٹن حماد کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا .برفانی آدمی اس درخت سے نکلنے " والے دھوئیں کو بطور سگنل کام میں لینا چاہتا تھا۔

جب یہ خیال آیا تو حماد نے دل ہی دل میں "یتی "کی ذہانت کی داد دی۔ "

کچھ دیر بعد یتی وہاں سے چلا گیا۔ یہ بات تو طے تھی کہ یہ درخت زہریلے نہیں تھے کیونکہ یتی یہاں کا باسی تھا اور اس سب کی پہچان اس سے زیادہ کسی کو بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

حماد ایک گہری سانس خارج کرتا ہوا جہاز میں داخل ہوا اور پھر کاک پٹ میں داخل ہوگیا۔

.وہاں الیکٹریکل انجنئیر اپنے ماضی کے کارنامے سنا سنا کر ناہید اور ساجد کو پکا رہا تھا "

کیا ہورہا ہے بھئی "حماد نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "

https://classicurdumaterial.com/

کچھ نہیں بھئی ہونا کیا ہے۔ ہم تو ساجد میاں کو اپنی فنی مہارت کے کچھ قصے سنا رہے تھے بس
"

اس کی اس بات پر ناہید ہنس پڑی ۔

اچھا بڑے میاں آپ کی فنی مہارت کے قصے بھی سن لیں گے فی الحال تو یہ تو بتائیے کہ جو کام آپ کو سپرد کیا تھا .اس کی کیا رپورٹ ہے۔ حماد نے کہا۔

ہم کسی کام کا ذمہ لیں اور وہ پورا نا ہو۔ ناممکن ، بخدا یہ ناممکن ہے۔ ایسی چیز تیار کہ ہے کہ " آپ دیکھیں کے تو عش عش کر اٹھیں گے۔

.تو پھر لائیے دکھائیے تاکہ ہم بھی عش عش کہ اٹھیں .حماد نے ہنستے ہوئے کہا

.اس شخص نے ایک آلہ اٹھا کر حماد کے سامنے رکھ دیا

اس سے پندرہ کلو میٹر کے دائرے میں باآسانی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ بشطریکہ آگے بھی کوئی " ریڈیو یا اسی قسم کا کوئی آلہ موجود ہو۔

"کیوں کیسی رہی حماد میاں "

https://classicurdumaterial.com/

ارے بہت خوب رہی بڑے میاں ، اگر یہ فارمولہ کام کر گیا تو میرا آپ سے وعدہ ہے کہ مزے دار قسم کی نہاری ضرور کھلاؤں گا آپ کو واپس جا کر"

ارے واہ یہ ہوئی نا کیپٹنوں والی بات ۔ کیپٹن صاحب کی طرف سے نہاری کا انتظار رہے گا۔ اس شخص نے کہا اور سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

****

اگلی صبح بہت ہی زیادہ اہمیت کی حامل تھی .برفانی آدمی صبح ہی اس ہوائی روٹ پر منڈلا رہا تھا جہاں سے ایک فلائٹ نے گزرنا تھا .اور یہ جگہ جہاز کے ملبے سے تقریبا 3 میل دور تھی۔

.برفانی آدمی کی نظریں دوربین سے بھی تیز تھیں

اس کی آنکھیں اور کان انتہائی چوکنا انداز میں جہاز کے ہوائی روٹ پر فضا میں طواف کر رہی تھی۔ ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ ٹھٹک کر رک گیا .اس کے چہرے کے عضلات تن گئے۔ اور اس نے پوری رفتار سے دوڑ لگا دی ۔چونک اس نے ہوائی روٹ پر ایک جہاز کو آتے دیکھ لیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ادھر کیپٹن حماد تمام آلات اپنے رکھے ہوئے چوکنا انداز میں بیٹھا تھا۔ ساجد کی نظر حماد پر تھی اور کیپٹن حماد کی نظر ایک ٹیلے کی طرف لگی ہوئی تھی۔ اچانک ایک سفید وجود تیزی سے اس ٹیلے پر ابھرا اور اسی تیزی سے دوبارہ غائب ہوگیا۔

یہ دیکھتے ہی حماد نے ہاتھ ایک مخصوص انداز میں حرکت میں آیا .یہ اس کا ساجد کو اشارہ تھا۔

ساجد نے یہ دیکھتے ہی درخت کے تنوں کو آگ لگانا شروع کر دی ۔

کچھ ہی دیر میں سیاہ دھواں فضاء میں ابھرنا شروع ہوگیا .اور اس کے ساتھ کی کیپٹن حماد نے اس فلائٹ سے رابطہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

یہ فلائٹ GKk10 ۔ جو یورپ سے مسافروں کو لے کر پاکستان جارہی تھی. تھی

اس فلائٹ کے معاون پائلٹ نے سب سے پہلے اس دھوئیں کو دیکھا .معاون پائلٹ کیلئے اس علاقے میں دھوئیں کی موجودگی حیرت انگیز تھی کیونکہ اس کے مطابق یہ انتہائی سرد ترین برفیلا علاقہ تھا جہاں زندگی بہت ہی مشکل تھی۔

شاید وہ یہ دھوئیں کا سگنل نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتے لیکن تب ہی جہاز کے ریڈیو سے" کیپٹن حماد کی آواز ابھرنا شروع ہوگئی۔ اور وہ دونوں چونک اٹھے۔

.ہیلو میں فلائٹ 0906 کا کیپٹن حماد بول رہا ہوں کیا آپ مجھے سن سکتے ہیں"

.یہ آواز سنتے ہی وہ دونوں تقریبا اچھل ہی پڑے "

کیونکہ یہ حماد کی ائیر لائن کی ہی فلائٹ تھی اور یہ دونوں پائلٹ حماد کو اچھی طرح جانتے تھے۔

فلائٹ 0906 کو بہت تلاش کیا گیا تھا اور آخرکار کیپٹن حماد سمیت تمام مسافروں کو مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔ لیکن آج جب اچانک کیپٹن حماد کی آواز سنائی دی تو ان کا اس طرح اچھلنا فطری تھا۔

" میں دہراتا ہوں، میں فلائیٹ 0906 کا کیپٹن حماد بول رہا ہوں کیا آپ ہمیں سن سکتے ہیں ریڈیو سے ایک بار پھر کیپٹن حماد کی آواز ابھری ۔

اس کی آواز میں آج بھی وہی وقار اور ٹھہرا تھا جو کہ اس کا خاصہ تھا۔"

"جی جی سن سکتے ہیں۔ بلکل سن سکتے ہیں کیپٹن حماد "

اس کے بعد لگلے چند منٹوں میں حماد نے ان کو تمام بات اور اپنی لوکیشن سمجھا دی۔

اس کے بعد ان لوگوں نے ہنگامی طور پر کنٹرول روم سے رابطہ کیا اور یہ خبر آنا فانا پاکستانی میڈیا پر پھیل گئی۔ فوجی امدادی ٹیمیں فورا روانہ کر دی گئیں تھی۔

جیسے ہی کیپٹن حماد نے بات کرنے کے بعد وہاں موجود لوگوں کو یہ بات بتائی کہ ریسکیو ٹیمیں انہیں لینے آرہی ہیں تو وہ سب لوگ سجدہ ریز ہوگئے ۔ ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔

ان کھ دنوں میں انہوں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا تھا ۔اور اب جب بچنے کی خبر سنی بے اختیار اپنے رب کا شکر بجا لائے۔

ہاں سب کے چہروں پر خوشی تھی۔ مبارک باد دے رہے تھے ، کبھی ایک دوسرے کے گلے لگ رہے تھے۔ بہت ہی جزباتی منظر تھا۔

حماد سب الگ تھلگ کھڑا ایک طرف دیکھ رہا تھا جب ناہید اس کے قریب پہنچ گئی۔"

کیا یہ سب حقیقت تھی حماد، یا میں کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔ "

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کیپٹن حماد نے جواب دینے کے بجائے ناہید کا ایک بال پکڑ کر کھینچ لیا .یہ دیکھو یہ خواب" نہیں حقیقت تھی۔ حماد نے کہا اور پھر وہ دونوں ہنسنے لگے۔

شام تک ریسکیو ٹیمیں پہنچ چکی تھی۔ تمام لوگوں کو بٹھانے کے بعد فوجی ہیلی کاپٹر نے اڑان" بھر لی۔

سب کو اپنے گھر جانے کی خوشی تھی ، خوشی سے ایک دوسرے کے ساتھ گپیں لگا رہے تھے اور اپنے اپنے پلان بتا رہے تھے۔

لیکن کیپٹن حماد کھڑکی کے پاس بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ کسی اور کا اس طرف دھیان " بھی نہیں تھا ۔ لیکن کیپٹن حماد دور برفیلے ٹیلے پر کھڑے دو سفید جانداروں کو دیکھ رہا تھا۔ اور یہ دو جاندار نر اور مادی یادہ یتی تھے۔

وہ دونوں بھی شاید اسے رخصت کرنے آئے تھے۔ اور اس بات کی تصدیق ہوگئی جب ان دونوں نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا جیسے کیپٹن حماد کو الوداع کررہے ہوں۔

کیپٹن حماد کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا جس میں یتی کا ڈی این اے تھا۔ وہی ڈی" این اے جس کے حصول کیلئے کیپٹن حماد نے اپنی زندگی داؤ پر لگادی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہیلی کاپٹر میں موجود کوئی بھی یہ نوٹ نہیں کر پایا تھا کہ کب کیپٹن حماد نے یتی کے ڈی این اے والا وہ بیگ ہیلی کاپٹر سے باہر پھینک دیا تھا۔

کبھی کبھی ہار میں جیت ہوتی ہے "یتی اس کا محسن تھا ۔ اور اس کا محسن انسانوں سے خفیہ" رہنا چاہتا تھا ۔ اس لیئے حماد نے وہ بیگ باہر پھینک کر یہ قصہ ہی ختم کر دیا تھا۔

یتی "جب تک کھڑے ہیلی کاپٹر کو دیکھتے رہے جب تک کہ وہ ان کی نظروں سے اوجھل نہیں" ہوگیا۔

واپس پہنچنے پر سب کا ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ کیا ، طبی امداد دی گئی اور جن جن کو ضرورت انہیں ہسپتال میں ایڈمٹ کر لیا گیا۔

ناہید کو کیپٹن حماد کی امی نے اپنی بہو کے طور پر پسند کر لیا تھا۔ ساجد کو اللہ پاک نے ایک " صحت مند اور خوبصورت بیٹے سے نوازا تھا۔ جس کا نام ساجد نے حماد رکھا تھا۔

سیٹھ چھابڑی والا پر اس معمر شخص کے لواحقین نے "کیس "کر دیا تھا جس شخص کا گوشت " سیٹھ چھابڑی والا اینڈ کمپنی نے کھایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ختم شد۔

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment